عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۲ | ۲۳تا۲۹ر شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر مارچ ۲۰۲۳ء | شمارہ: ۱۱

ختم نبوت کے صدقے میں

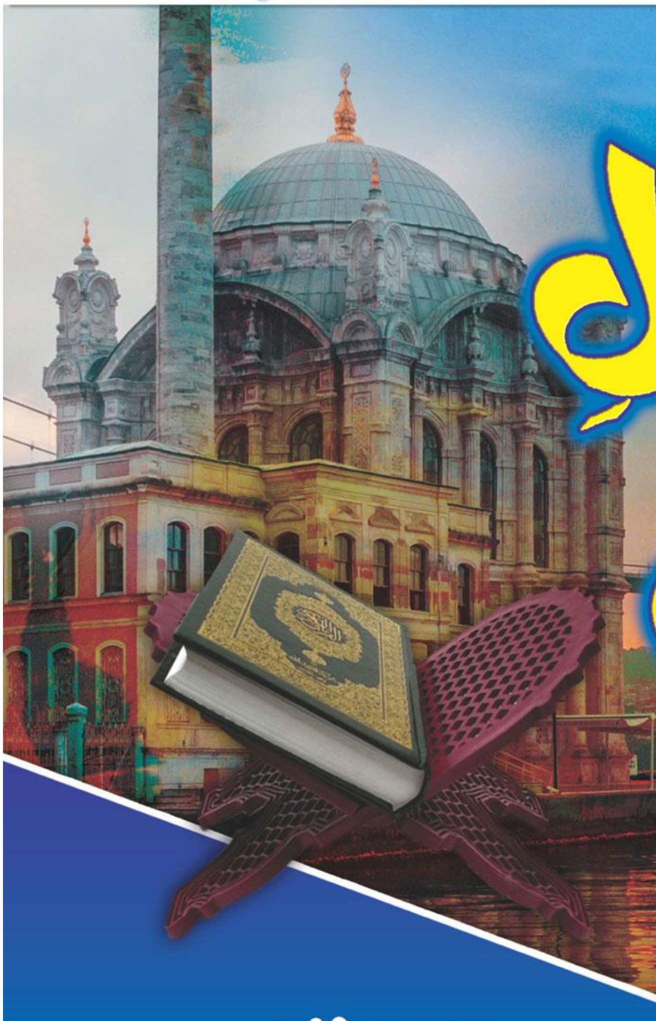

استقبالِ رمضان

فتنوں کے دور میں اکابر پر اعتماد

حضرت سلمان فارسیؓ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

شرعی عذر کی بنا پر روزہ قضا کرنا

س:......جو خاتون حاملہ ہو اس کے لئے رمضان کے فرض روزے کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے کہ بعد میں قضا کرلے یا روزہ رکھنا ہی ضروری ہے؟ کیا روزہ کے بدلے فدیہ بھی دے سکتی ہے؟

ج:......اگر روزے کی وجہ سے حاملہ کی صحت خراب ہوجاتی ہو یا حمل کو نقصان پہنچ سکتا ہو تو اس کے لئے گنجائش ہے کہ وہ فی الحال روزے نہ رکھے، وضع حمل کے بعد ان روزوں کی قضا کرلے اور اگر روزہ کی وجہ سے حاملہ کو کوئی تکلیف نہ ہوتی ہو محض سستی، کاہلی ہو تو اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ اپنی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی ماہر دیندار ڈاکٹر کے مشورہ سے عمل کیا جائے۔ روزہ کا فدیہ دینا آپ کے لئے درست نہیں۔

س:...... مجھے آدھے سر کے درد کی شکایت ہے، جب یہ تکلیف شروع ہوتی ہے تو برداشت سے باہر ہوجاتی ہے، پھر مجھے دوائی کھانی پڑتی ہے، تب جا کر طبیعت سنبھلتی ہے۔ ایسی حالت میں میرے لئے کیا حکم ہے کیا میں روزہ چھوڑ سکتا ہوں؟ یا اس کا فدیہ دے سکتا ہوں؟

ج:......آپ اپنی بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے، کیونکہ دوائی کھانا آپ کے لئے ضروری ہے، تو آپ کے لئے ابھی اپنی بیماری کا علاج کرانا درست ہے، جب آپ کی صحت اس قابل ہوجائے کہ آپ بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکیں، پھر آپ ان روزوں کی قضا کرسکتے ہیں۔

سحری اور افطار کے صحیح اوقات

س:......سحری اور افطار کا صحیح وقت کیا ہوتا ہے؟ کیا کیلنڈر میں درج وقت کے مطابق عمل کرنا چاہئے یا اذان کے وقت کا حساب رکھنا چاہئے؟ اگرچہ اذان لیٹ ہو؟

ج:......جس جگہ سحری کا وقت ختم ہونے پر فوراً اذان ہوجاتی ہو ظاہر ہے وہاں اذان شروع ہونے سے پہلے ہی کھانا پینا روک دینا چاہیے، تاکہ روزہ خراب نہ ہو۔ اذان ہونے پر بھی کھاتا پیتا رہے گا تو روزہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح افطار کے وقت بھی اگر وقت پورا ہونے پر ہی اذان ہو تو روزہ کھول سکتے ہیں، لیکن اگر وقت افطار تو ہوچکا مگر ابھی اذان نہ ہوئی ہو یا اذان کچھ لیٹ ہوتی ہو اور کوئی وقت کے حساب سے روزہ کھول لے تو بھی درست ہے۔ یعنی سحری اور افطار کا تعلق روزہ کا وقت پورا ہونے اور ختم ہونے سے ہے اور اذان اس بات کی علامت ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بااعتماد رمضان کیلنڈر کے مطابق عمل کرنا چاہے تو یہ بھی درست ہے۔

واللہ اعلم بالصواب!

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۲ ۔ ۲۳ تا ۲۹ / شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ، مطابق ۱۶ تا ۲۲ / مارچ ۲۰۲۳ء ۔ شمارہ:۱۱

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

عہدِ ’’اَلَسْتُ‘‘ اور ’’میثاقِ ختم نبوت‘‘	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
استقبالِ رمضان	۸	مولانا مفتی محمد راشد ڈسکوی
رمضان المبارک کس طرح گزاریں؟	۱۲	محمد فیاض عالم قاسمی
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا
فتنوں کے دور میں اکابر پر اعتماد	۱۸	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
ختم نبوت کے صدقے میں!	۲۱	مولوی محمد قاسم، کراچی
دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا خادم اللہ مدظلہ	۲۶	" " " " "
مولانا قاضی احسان احمد کی تبلیغی مصروفیات	۲۷	مولانا حمید اللہ خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ طابع: سیّد شاہد حسین ۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط: ۲۸ (۱۲ نبوت کے واقعات)

۸:.....اسی رات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سدرۃ المنتہیٰ'' (بیری کا درخت) دیکھا، جس کے پھل ''ہجر'' کے مٹکوں جیسے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔

۹:.....اسی رات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار نہریں ملاحظہ فرمائیں، جو سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکل رہی تھیں، دو نہریں ظاہری اور دو باطنی، باطنی نہریں جن کا نام تسنیم اور سلسبیل ہے، جنت میں گرتی تھیں، اور ظاہری نہریں جو نیل اور فرات ہیں، زمین میں۔

۱۰:.....اسی رات، ''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ربّ کی بڑی نشانیاں دیکھیں، جبکہ ڈھانک رہا تھا اس (سدرہ) کو جو کچھ کہ ڈھانک رہا تھا'' یہ ڈھانکنے والی چیز سنہری پروانے تھے جو سدرہ پر گرتے ہوئے نہایت حسین وجمیل لگتے تھے۔

۱۱:.....اسی رات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بیت المعمور'' دیکھا، (یہ فرشتوں کا کعبہ ہے)، روزانہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے ہیں، اور قیامت تک کسی فرشتے کو دوبارہ طواف کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔

۱۲:.....اسی رات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور اس کی نعمتوں کا، نیز دوزخ اور اس کے عذاب واسباب کا معائنہ فرمایا، اور فرشتوں کو دیکھا۔

۱۳:.....اسی رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شراب، دُودھ اور شہد کے جام پیش کئے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُودھ کو قبول فرماکر نوش کیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: ''آپ کی رہنمائی اس فطرت کی طرف ہوئی جو آپ کا اور آپ کی اُمت کا طغرائے امتیاز ہے۔''

۱۴:.....اسی رات، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر یومیہ پانچ نمازیں فرض کیں، اوّلاً دن رات میں پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تخفیف کی درخواست کے لئے حق تعالیٰ کے دربار میں نو دفعہ رُجوع کیا، ہر بار پانچ نمازوں کی تخفیف ہوتی رہی، جب پانچ رہ گئیں تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ (ادا کرنے میں تو) پانچ ہیں اور (ثواب کے اعتبار سے) یہ پچاس ہیں، (اور ہمارے علم میں آخری فیصلہ پانچ پر پچاس کا ثواب دینے کا تھا) میرے یہاں فیصلہ بدلا نہیں جاتا۔''

۱۵:.....اسی رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش سے اُوپر رفعت حاصل ہوئی، اللہ ربّ العزّت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بارگاہ کے قرب سے نوازا، اور کلامِ قدیم اَزَلی کے ساتھ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کلام ہوئے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے: ''پھر قریب ہوا، پس نہایت قریب ہوا، پس (درمیان کا فاصلہ) دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی قریب تھا۔'' اس میں اختلاف ہے کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری آنکھوں سے اپنے پروردگار کی زیارت بھی کی تھی؟ علماء فرماتے ہیں کہ: حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔

۱۶:.....اسی رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہِ اَحدیت میں سلام عرض کرنے کے لئے یہ الفاظ اِلقاء ہوئے: ''اَلتَّحِیَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ'' ترجمہ:..... ''تمام قولی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں، اور تمام بدنی اور مالی عبادتیں۔'' (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

عالمِ ارواح کے دو عہد

عہدِ ’’اَلَسْتُ‘‘ اور ’’میثاقِ ختم نبوت‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

دنیا میں انسان کی ہدایت ورہنمائی اور آخرت میں فلاح وکامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اس میں وہ تمام باتیں اور تعلیمات ارشاد فرمادیں جنہیں اپنا کر ایک انسان دنیا میں صراط مستقیم پر گامزن ہوکر اور حشر میں پل صراط سے گزرنے کے امتحان میں کامیاب ہوسکتا ہے، ان شاء اللہ! قرآن کریم، عقائد وایمانیات، اوامر ونواہی، انبیائے کرام علیہم اسلام کے ایمان افروز قصوں اور امم سابقہ کے عبرت انگیز واقعات کا مرقع ہے۔ عقائد وایمانیات کا درجہ سب سے اہم ہے اس لئے کہ انسان کے مومن ہونے نہ ہونے کا مدار اسی پر ہے۔ قرآن کریم میں بیان فرمودہ ایمانی باتوں کو اپنا کر ہی کوئی مسلمان کہلاسکتا ہے اور ان میں سے کسی ایک بات کا انکار کردینا اس کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے۔ عقائد و ایمانیات میں اللہ تعالیٰ نے سب سے مقدم اپنی توحید کو رکھا، اسی توحید کی طرف انسانوں کو بلانے کے لئے نبیوں ورسولوں کو مبعوث فرمایا، اور انہیں کفر و شرک سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔ قرآن کریم مختلف اسالیب میں اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی ربوبیت اور اس کی معبودیت والٰہیت کو بیان فرماتا ہے، انہی میں سے ایک اسلوب ’’عہدِ اَلَسْتُ‘‘ کہلاتا ہے۔ اس عہد کا ذکر سورۃ الاعراف کی آیت: ۱۷۲ تا ۱۷۴ میں ہے:

’’وَإِذْ أَخَذَ رَبُّکَ مِن بَنِیْ آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ o أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَکَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ o وَكَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ o‘‘

ترجمہ: ’’اور جب نکالا تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو، اور اقرار کرایا ان سے ان کی جانوں پر، کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب، بولے: ہاں ہے، ہم اقرار کرتے ہیں، کبھی کہنے لگو قیامت کے دن ہم کو تو اس کی خبر نہ تھی، یا کہنے لگو کہ شرک تو نکالا تھا ہمارے باپ دادوں نے ہم سے پہلے، اور ہم ہوئے ان کی اولاد ان کے پیچھے، تو کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے اس کام پر جو کیا گمراہوں نے، اور یوں ہم کھول کر بیان کرتے ہیں باتیں تاکہ وہ پھر آئیں۔‘‘ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کو ان کی تخلیق سے بھی جمع کرکے ان سے یہ سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے جواب میں کہا کہ کیوں نہیں، تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے یہ اقرار اسی لئے کرالیا تاکہ روزِ قیامت میری توحید سے ناشناس لوگ اپنا یہ عذر

پیش نہ کرسکیں کہ ہمیں تو اس بارہ میں کچھ پتا ہی نہیں تھا اور ہم اس سے بالکل انجان تھے، یا وہ یہ عذر نہ تراشیں کہ انہوں نے تو اپنے آباو اجداد کو شرک کرتے ہوئے پایا تو ان کے بعد وہ بھی اپنے سے پہلوں کے نقش قدم پر چل پڑے، اس لئے ان کا قصور نہیں اور وہ دوسروں کے افعالِ باطلہ کی پاداش میں قابلِ گرفت نہیں ہوسکتے۔ یہ اعذار اس لئے قابل قبول نہیں ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عہدِ اَلَستُ ہر انسان سے علیحدہ علیحدہ لے رکھا ہے۔ سو جب انسان اس عہد کی پاسداری نہ کرسکا تو ماخوذ بھی وہی ہوگا۔ غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت عامہ کا عقیدہ اس قدر اہم ہے جس کا عہد و پیمان انسانیت کی تخلیق سے بھی قبل کرالیا گیا تھا اور یہ تخم ریزی فطرتِ انسانی میں اسی وقت کردی گئی تھی تاکہ جب شجرِ توحید پھلے پھولے اور بڑھے تو اس کا ثمرہ آدمیت کو حشر میں جنت کی صورت میں ملے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کے بعد اس کے انبیاء ورسل کی نبوت ورسالت کا عقیدہ سب سے اہم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ''عقیدہ ختم نبوت'' اب اخروی نجات کے لئے اساس وبنیاد کا درجہ رکھتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت ہی کی بنا پر قرآن کریم مختلف اسالیب میں اسے بار بار بیان کرتا ہے۔ سورۂ آلِ عمران کی آیت: ۸۱ تا ۸۲ بھی ایک عجیب واقعے کی یاد تازہ کرتی ہے جو میثاق النبیین کے زیر عنوان ہے اور یہاں اس عہد و پیمان کا ذکر ہے جو تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے بلاواسطہ اور ان کے واسطے سے ان کی امتوں سے لیا گیا، جسے راقم نے آسان انداز میں سمجھنے کے لئے ''میثاق ختم نبوت'' کا عنوان دیا ہے۔ آیت مبارکہ ہے:

''وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِىْ قَالُوْا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ o فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ o''

ترجمہ: ''اور جب لیا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم، پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کروگے، فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا، بولے ہم نے اقرار کیا، فرمایا خوب گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر جو کوئی پھر جاوے اس کے بعد تو وہی لوگ ہیں نافرمان۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اس آیت کریمہ میں جملہ انبیائے کرام علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پانے کی صورت میں ان کی مدد ونصرت کرنے اور ان پر ایمان لانے کا وعدہ لیا، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اس وقت یہود ونصاریٰ موجود تھے، جو دو جلیل القدر پیغمبروں حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے نام لیوا تھے، اور مشرکین مکہ بھی خود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا متبع قرار دیتے تھے۔ اب ہونا یہ چاہئے تھا کہ مشرکین مکہ اور یہود ونصاریٰ اپنے اپنے پیغمبروں کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے اس وعدے کی لاج رکھتے اور وہ تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاکر آپ کی مدد ونصرت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے، یہی منشائے خداوندی وتقاضائے عہدِ پیغمبری تھا۔ لیکن انہوں نے اس سے بالکل انحراف کیا، جس کا انجام اگلی آیت کریمہ میں یہ بیان ہوا کہ جو کوئی میثاقِ ختم نبوت کی اس کسوٹی پر کھرا اترنے میں ناکام ہوا تو وہ خدا کی بارگاہ میں نافرمان ٹھہرے گا۔

آیت مذکورہ بالا میں انبیائے کرام علیہم السلام کے میثاق کی تشریح وتوضیح میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی قدس سرہ لکھتے ہیں:

’’چنانچہ حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ وغیرہ سے منقول ہے کہ اس قسم کا عہد انبیاء سے لیا گیا، اور خود آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری اتباع کے بدون چارہ نہ ہوتا، اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو کتاب اللہ (قرآن کریم) اور تمہارے نبی کی سنت پر فیصلے کریں گے۔‘‘ (ترجمہ قرآن وتفسیری فوائد از حضرت شیخ الہندؒ زیر آیت مذکورہ بالا)

حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبروں میں سے ہیں، جب ان کے بارہ میں فیصلہ خداوندی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی بھی نبوت ورسالت کا سکہ رواں نہیں ہوسکتا، تو کیا کسی جھوٹے مدعی نبوت کا دعویٰ قابلِ التفات ہوسکتا ہے؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصبِ ختم نبوت کو وہ عروجِ ثریا عطا کرتی ہے، جس کے سامنے تمام نبوتوں ورسالتوں کے پرچم سرنگوں ہوجاتے ہیں۔

اسی طرح قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مزید پختہ کرتا ہے۔ چنانچہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ اپنے ایک بیان میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت کی خلاف ورزی نہیں ہوتی بلکہ ختم نبوت اور پکی ہوجاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ’’خاتم النبیین‘‘ اور آخری نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کے بعد کسی کو نبی بنادیتا، آسمان سے پہلے والے نبی کے اتارنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔‘‘

(تحفہ قادیانیت، ج:۱،ص:۹۳،ط:۲۰۱۰ء)

غرض یہ کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے جو وعدہ لیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پانے کی صورت میں ان پر ایمان لاکر ان کی مدد ونصرت بھی کریں، ظاہر ہے کہ ہر نبی کی امت بھی اس وعدے، عہد وپیماں اور میثاق کی مخاطب ٹھہری، آفاقِ عالم پر یہ حقیقت ثبت ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت اس قدر عظیم الشان ہے کہ اس پر ایمان لانے کا معاہدہ سلسلہ نبوت ورسالت جاری ہونے سے بھی پہلے تحریر کیا جارہا ہے، تمام انبیائے کرام علیہم السلام اس پر اپنے اقرار کے دستخط ثبت فرمارہے ہیں، اور خود خلاقِ عالم اس کے گواہ ٹھہرتے ہیں اور اس معاہدے کی توثیق فرماکر اسے توڑنے والوں کو وعید سے ڈراتے ہیں، تو ختم نبوت کے منکرین کے لئے کس قدر سخت عذاب ہوگا؟ والعیاذ باللہ! اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے اور عقیدۂ ختم نبوت پر کامل ایمان کی توفیق سے نوازے، آمین۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کی توحید وربوبیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ورسالت وہ عقائد ہیں جن کی اہمیت کی بنا پر ان پر کاربند رہنے کا عہد ومیثاق تمام انسانیت سے ان کی تخلیق سے بھی پہلے فطرت کی آواز نے لے لیا تھا اور آج اطرافِ عالم میں توحیدِ خداوندی وختم نبوت کے پھریرے اسی صدائے بازگشت کی گونج میں لہرارہے ہیں اور آدمیت کے دل ودماغ میں جگہ بنارہے ہیں، و اللہ ولیّ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین

استقبالِ رمضان

مولانا مفتی محمد راشد ڈسکوی

کچھ ہی دنوں بعد ان شاء اللہ! رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے، سال کے بارہ اسلامی مہینوں میں رمضان کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں کی جانے والی ہر عبادت اور نیکی کے ہر کام کا مرکزی نقطہ یہی ہے کہ اپنے رب سے کمزور پڑتا ہوا تعلق نئے سرے سے استوار کیا جائے۔ اپنے اعمال میں بہتری لاکر اپنے خالق کو راضی کیا جائے۔ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرکے اپنے مالک کی ناراضگی سے بچا جائے۔ اس کی خاطر بھوکہ پیاسا رہ کر اس سے اپنی محبت کا ثبوت دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ بنایا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ گیارہ ماہ انسان دنیا کے دھندوں اور مال کمانے کے چکر میں لگا رہتا ہے، جس سے اس کے دل پر غفلت کے پردے پڑ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ عطا کیا ہے تاکہ انسان اپنے اندر کی ان غفلتوں کو دور کرکے اپنی پیدائش کے اصلی مقصد: ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔'' (الذاریات:۵۶)... ترجمہ: ''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، کی طرف متوجہ ہوجائے...''

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ معصوم تھے، لیکن رمضان المبارک کے لیے آنجناب کا انتظار، شوق، ولولہ، عبادات میں والہانہ اضافہ، رمضان المبارک شروع ہونے سے قبل ہی آپ کا اپنے اصحاب کو جمع کر کے رمضان المبارک کی اہمیت، فضیلت اور اسے گزارنے کی ترغیب دینا، ہمیں سبق دیتا ہے اور نصیحت کرتا ہے کہ ہم بھی اس طرف متوجہ ہوں، اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم میں رجوع الی اللہ کی کیفیت بھر پور طریقے سے پیدا ہو، اور ہم اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو مزید مضبوط کریں، اُس کے سامنے عاجزی وآہ وزاری کرتے ہوئے اسے منانے اور راضی کرنے کی جستجو میں لگیں، تاکہ اُس کا غصہ ٹھنڈا ہو، اور وہ ہمیں دنیوی اور اخروی آزمائشوں سے محفوظ رکھے۔

استقبالِ رمضان کا طریقہ:

رمضان المبارک کا اصل استقبال یہ ہے کہ اپنی مصروفیات کو کم سے کم کرلیا جائے اور اپنے آپ کو عبادت کے لیے فارغ کرلیا جائے۔ ہم نیت کرلیں کہ آج تک گزشتہ سالوں کے رمضان المبارک میں اللہ کے ساتھ جتنی لو لگا سکے ہیں اس بار اس سے کہیں بڑھ کر کوشش کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوب سے خوب قرب حاصل کرنا ہے، اور ایسی محنت کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں اضافہ ہوجائے، ہم ان بابرکت لمحات کو اس طرح استعمال کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوجائیں اور ہمیں کل آخرت میں اپنے مہمان خانے جنت الفردوس میں یقینی داخل کرنے کا فیصلہ فرمالیں۔ ہمارا یہ ماہ مبارک اچھے سے اچھا بن جائے اس کے لیے ہم سب کو چند باتوں کی خصوصی طور پر رعایت کرنا ہوگی جو ذیل میں ذکر کی جارہی ہیں:

حصولِ تقویٰ کا عزم:

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت سے مقصود تقویٰ کا حصول قرار دیا ہے، جیسا کہ سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۸۳ میں ہے: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ'' ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیا کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے، اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔''

اس مہینہ میں روزہ کے مقصدِ اصلی ''تقویٰ'' اختیار کرنے کا پکا عزم کیا جائے، اور ابھی سے اپنے تمام گناہوں سے سچے دل سے توبہ واستغفار کیا جائے۔ اور یہ عہد کیا جائے کہ یہ پورا مہینہ بالخصوص اور اس کے بعد کی جتنی بھی زندگی باقی ہے بالعموم گناہوں سے بچتے ہوئے گزاروں گا۔ یہی تقویٰ حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

رمضان کی عظمت و برکت کا احساس دل

میں پیدا کریں:

چونکہ رمضان المبارک کا مہینہ بے حد عزتوں، عظمتوں اور برکتوں والا ہے، اس لیے اس کی عظمت، مرتبت، برکت اور قدر ومنزلت کا احساس دل ودماغ میں بٹھالینا چاہیے، تاکہ اس ماہ کے آنے پر ہم میں غفلت، سستی اور بے توجہی باقی نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ یہ قیمتی دولت ہاتھوں سے نکل جائے اور ہم اس کے بعد ہاتھ ملتے رہ جائیں۔

رمضان کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ھٰذَا شَھْرٌ مُبَارَکٌ'' یہ برکت والا مہینہ ہے۔ برکت کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان المبارک اپنے اندر وہ برکتیں اور رحمتیں رکھتا ہے جن کی وجہ سے روزمرہ کے کام بلکہ بہت سے اضافی کام کرنا نہایت آسان ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو اپنی خاص رحمت اور برکت کا ذریعہ بنایا ہے۔ عام طور پر پانچ نمازیں ادا کرنا بھی ایک مشکل امر محسوس ہوتا ہے۔ جب کہ رمضان میں ان کے علاوہ اضافی قیام اللیل بھی کسی مشقت کے بغیر ہو جاتا ہے۔ عام دنوں میں ایک، دوصفحہ یا ایک ربع تلاوت بھی روزانہ مشکل سے ہوتی ہے جبکہ رمضان میں ایک سے تین تک قرآن مجید آسانی سے مکمل کیے جاسکتے ہیں۔ سحری کے وقت کھانا عام دنوں میں ایک ناقابل فہم تصور ہے مگر رمضان میں یہ سب خود بخود منظم ہوتا چلا جاتا ہے۔ بندے اور رب کا وہ تعلق جو کمزور تھا رمضان آتے ہی اس میں ایک تازگی اور فرحت پیدا ہو جاتی ہے۔ بندۂ مومن کچھ کرنے اور کچھ پالینے کے عجیب سے نشے سے دو چار ہو جاتا ہے۔ یہ سب کیا ہے؟ یہ وہ برکت ہے جس کی خوشخبری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں بیان فرمائی: ''قَدْ جَاءَ کُمْ رَمَضَانُ، شَھْرٌ مُبَارَکٌ، اِفْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ، تُفْتَحُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ تُغْلَقُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَ تُغَلُّ فِیْهِ الشَّیَاطِیْنُ، فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَھْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَیْرَھَا فَقَدْ حُرِمَ۔'' (سنن النسائی، الرقم:۲۱۰۶) ترجمہ: ''تحقیق تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔''

ماہ رمضان کی برکتوں سے اسی وقت فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جب وقت کی بہتر سے بہتر منصوبہ بندی کریں، کھانے پینے کی عادات کو رمضان کے لیے مقرر کردہ سحری و افطاری کے اوقات کے ساتھ مشروط کریں۔ فرض نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ نوافل اور خاص طور پر نماز تراویح، اشراق، چاشت کی نمازوں کا اہتمام کریں۔ رمضان میں آنے والے جمعوں کی ادائیگی کا بھی خاص اہتمام کریں۔ قرآن مجید کا ایک نسخہ ہر وقت اپنے ہمراہ رکھیں اور جو موقع میسر ہو تلاوت کریں۔ کتنا خوبصورت ہو گا وہ نظارہ جب ہر طرف قرآن کھولے افراد تلاوت میں مصروف نظر آئیں گے؟ ان بابرکت گھڑیوں کا اس سے بہتر مصرف کیا ہوسکتا ہے۔

رزقِ حلال کے حصول کا اہتمام:

حلال رزق کے حصول کا اہتمام اس طریقے سے کیا جائے کہ ہماری کمائی میں حرام کا ایک پیسہ بھی شامل نہ ہونے پائے، یاد رکھیں کہ اگر ایسا نہ ہوا، یعنی: دن بھر روزہ رکھ کر بھوک وپیاس کی مشقت کو برداشت کیا اور رات میں حرام مال سے افطار کیا تو اس نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنے روزے کے اجر کو بالکل ضائع کر دیا: ''سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ، فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَةٌ أَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ'' (صحیح البخاری، الرقم: ۱۹۰۳) ترجمہ: ''جو شخص روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بولنا نہ چھوڑے اور اس کے مطابق اپنا عمل بنانا نہ چھوڑے تو ایسے بندے کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں۔'' لہٰذا بالخصوص اس ایک مہینہ میں اور بالعموم سارا سال ہی حرام روزی سے ضرور بچنے کی ترتیب بنائی جائے۔

چنانچہ جن لوگوں کا ذریعہ آمدنی بالکل حرام ہے، جیسے: سودی اداروں (بینک، انشورنس وغیرہ) میں ملازمت کرنے والے، اُنہیں چاہیے کہ وہ کوئی اور حلال ذریعہ معاش تلاش کریں، یا کم از کم اِس ایک مہینہ کے لیے کسی سے کچھ رقم قرض لے لیں، جس سے رمضان کی ضروریات پوری کریں اور آئندہ کے لیے پکا عزم کر لیں کہ میں ضرور حلال ذریعہ آمدنی اختیار کروں گا۔

قرآن کریم کو تجوید سے سیکھنے کا اہتمام:

رمضان المبارک اور قرآن مجید: دونوں کا آپس میں بہت زیادہ جوڑ ہے، جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینے میں خاص طور سے اپنی تلاوت کلام مجید بہت زیادہ بڑھا دیتے تھے، ہم بھی اس کی نیت کر لیں، اور اگر قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے یا صحیح طرح تجوید کے ساتھ

پڑھنے پر قدرت نہیں ہے تو ابھی سے قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنے اور سیکھنے کا اہتمام کیا جائے، اس کے لیے ابھی سے کسی اچھے قاری یا حافظ صاحب کا انتخاب کر کے روزانہ اُن سے سیکھنے کی ترتیب بنائی جائے۔

گھروں سے خرافات کو نکالنے کا اہتمام:

گھروں سے جتنی بھی خرافات والی چیزیں ٹی وی، ڈش، کیبل وغیرہ آلات معصیت ہیں، یہ سب اشیاء ایمان اور اعمال کے ڈاکو ہیں، ان سب کو گھر سے نکال باہر کریں، یہ قدم ہمیشہ کے لیے ،اسی پر پختہ رہنے کے عزم سے اُٹھائیں، ورنہ اس ایک مہینہ کے لیے تو ضرور ہی بند کردیں، ٹی وی چینلوں پر رمضان نشریات وغیرہ دیکھنے میں وقت ضائع نہ کریں، یہ باطل کی سازش ہے کہ وہ ہمیں مسجد ومدرسہ کے پاکیزہ اورنورانی ماحول سے دور کرتے ہوئے معصیت ، فحاشی وعریانی اور لہو ولعب کے ان شیطانی آلات سے منسلک کر دے۔ہم باطل کی اس سازش کو پوری بیدار مغزی کے ساتھ سمجھیں اور اپنے آپ کو اس سے بچائیں۔اس کے ساتھ ساتھ موبائل فون وغیرہ کا استعمال بھی ضرورت کے بقدر کرلیں، اور اپنے ان قیمتی اوقات کو قرآن کریم کی تلاوت، نوافل اور تسبیحات اور مستند علماء کرام کے مشورے سے اہم دینی کتب کا انتخاب کر کے اُن کے مطالعہ میں صرف کریں۔

ضروری خریداریاں پہلے ہی مکمل کرلی جائیں:

رمضان المبارک کی مہینے بھر کی ضروریات اور عید وغیرہ کے لیے ضروری خریداری اس ماہ مبارک کی آمد سے پہلے ہی مکمل کرلیں، تاکہ رمضان کے بابرکت لمحات بازار کی نحوستوں میں خرچ نہ ہوں۔

کاروباری حضرات ذخیرہ اندوزی سے بچیں:

عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ کاروباری حضرات رمضان المبارک شروع ہونے سے قبل ہی اپنے پاس رمضان میں زیادہ فروخت ہونے والی اشیاء کا اسٹاک ذخیرہ کرنے لگتے ہیں، تاکہ رمضان میں مہنگے داموں انہیں فروخت کیا جا سکے، یاد رکھیں یہ امور کئی وجوہات کی بنا پر جائز نہیں ہیں، اس لیے اپنے آپ کو کسی بھی شئے کی ذخیرہ اندوزی سے بچائیں، رزق ومعاش کی تنگی کے ان موجودہ اَحوال میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مجبوریوں سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے اُن کی خیر خواہی اور آسانی کے لیے عام ریٹ پر ہی چیزیں فروخت کریں، رمضان کی وجہ سے چیزوں کی قیمتوں میں ہرگز اضافہ نہ کریں۔

اپنے گھر کا مالی بجٹ مکمل کریں:

رمضان المبارک کی آمد سے پہلے ہی اپنے گھر کا مالی بجٹ مرتب کریں، جملہ اخراجات کی تفصیل لکھیں اور پھر اس میں جتنی کمی کرنا ممکن ہو کرلیں، اور پھر اپنے اعزہ واقارب اور اڑوس پڑوس میں بسنے والے سفید پوش مسلمان بھائیوں کی مدد کریں۔

رمضان سے قبل ہی گھروں کے کام سمیٹ لیے جائیں:

عورتوں کو چاہیے کہ گھر کے جملہ امور صفائی ستھرائی، سحری وافطاری کے لیے ممکنہ اشیاء کا پیشگی انتظام، جو رمضان المبارک سے پہلے سرانجام دینا ممکن ہو، انہیں ابھی سے نمٹا دیں تاکہ عورتوں کو بھی سحری وافطاری اور رمضان کے دیگر اوقات میں زیادہ سے زیادہ عبادت کے لیے فرصت کے لمحات میسر آسکیں۔

ابھی سے تکبیر اولیٰ کا چلہ مکمل کرنے کا عزم اور ترتیب:

ایک بڑی فضیلت جو ہم اکثر مساجد میں تبلیغی جماعت والوں کے حلقہ تعلیم میں سنتے رہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ ایسے طریقے سے نماز پڑھے کہ اس کی تکبیر اُولیٰ فوت نہ ہو تو اُسے دو پروانے ملتے ہیں، ایک نفاق سے بری ہونے کا اور دوسرا جہنم سے چھٹکارے کا۔“

مولانا مفتی محمد راشد مدنی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی حفظہ اللہ کی والدہ محترمہ ۸رفروری ۲۰۲۳ء کو انتقال فرماگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک اور صالح خاتون تھیں، کئی ایک حج وعمرے نصیب ہوئے۔ مولانا محمد راشد سلمہ کی مدنی کی نسبت مدینہ طیبہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے ہے۔ مرحومہ کے جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ زید مجدہ نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت تمام مبلغین وعمائدین نے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

چالیس دن کی اس ترتیب کو پورا کرنے کا آسان موقع ہم کو میسر ہو رہا ہے، کچھ دن یہ باقی ہیں، تیس دن رمضان کے اور کچھ دن اس کے بعد کے، اس طرح تکبیر اولیٰ کے چالیس دن بآسانی مکمل ہو سکتے ہیں، ہمت کر کے اس بار یہ چلہ پورا کر لیا جائے تو کیا ہی کہنے۔ درپردہ اس حدیث مبارکہ میں ایمان پر خاتمے کی بشارت ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ اس بار ہم اس رمضان المبارک کو اس طرح بھی قیمتی بنالیں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کی فضائل اعمال کا گھروں اور مساجد میں مکمل مطالعہ:

ابھی سے فضائل رمضان (مؤلف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ) کا مکمل مطالعہ بھی کر لیں اور اپنے اہلِ خانہ سے اس کا مذاکرہ بھی کر لیں، اور اس کے ساتھ ساتھ مسائل رمضان بھی جان لیں، کیونکہ جس طرح روزہ رکھنا فرض ہے اسی طرح اس روزہ کو فاسد ہونے سے بچانے کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے۔

بخشش سے محروم کر دینے والے گناہوں سے اجتناب:

ایک بہت ہی زیادہ اہم کام یہ ہے کہ اپنے آپ کو ان گناہوں سے دور کرنا ہے جن کی وجہ سے اس عظیم الشان رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں والے مہینے میں بھی مغفرت نہیں ہوتی، اور وہ چار گناہ ہیں، 1: والدین کی نافرمانی، 2: قطع تعلقی، 3: دلوں کا کینہ وبغض، 4: شراب کا پینا، ابھی سے اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ کہیں ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری میرے اندر تو موجود نہیں، اگر ہے تو خدارا اپنے آپ کو اس سے نکال لیں، اور اگر اپنے کسی عزیز یا دوست کے اندر ایسی کسی بیماری کے پائے جانے کا علم ہو تو اس کے سامنے بھی ہاتھ جوڑیں کہ وہ بھی ان گناہوں سے نکل آئے، یقیناً ہمارا یہ فعل اس کے اوپر بہت بڑا احسان ہوگا۔

سفید پوش غرباء کے ہاں راشن پہنچانے کا بندوبست:

رمضان المبارک میں غرباء پر خرچ کرنے کے لیے اصحاب ثروت کو ترغیب دے کر اس طرف متوجہ کریں، ان کے ذمہ یہ کام ہو کہ محلے بھر میں ایسے سفید پوش ضرورت مند، مستحقین جو دوسرے کے سامنے اپنا ہاتھ نہیں پھیلاتے، کی تلاش کر کے اُن کی فہرست بنالیں، اور پھر اُن کے گھر مہینے بھر کا راشن رمضان شروع ہونے سے قبل ہی یا زیادہ سے زیادہ پہلے روزے کو ہی پہنچا دیں، ایسے افراد بسہولت روزے رکھیں گے تو ان کے روزے رکھنے کا اجر بھی ان خرچ کرنے والوں کو ملے گا، اور ساتھ ساتھ غرباء کے اوپر خرچ کرنے کے فضائل بھی حاصل ہوں گی۔

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام:

انتیسویں (29) شعبان (23/ مارچ، بروز جمعرات) کو سورج غروب ہونے کے بعد چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جائے؛ کیوں کہ چاند کی تاریخ یاد رکھنا فرضِ کفایہ ہے اور خود حضور اقدس ﷺ رمضان المبارک کے اہتمام کی وجہ سے شعبان کا چاند دیکھنے اور اس کی تاریخیں یاد رکھنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔..... ❁

قاری عبدالرحمٰن مکی کو صدمات

قاری عبدالرحمٰن مکی حفظ اللہ ہمارے حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے مجود قاری ہیں۔ ان کے والد گرامی جناب غلام حسینؒ جو حضرت لاہوریؒ کے مسترشدین میں سے تھے۔ صوم وصلوٰۃ، ذکر اذکار کے پابند ۲ رفروری ۲۰۲۳ء کو پچاسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

....

قاری عبدالرحمٰن مکی کے عم محترم جامع مسجد الٰہی امین پارک کے خطیب وامام مولانا محمد یونس ربانی ۶۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ جامع مسجد الٰہی کا سنگ بنیاد مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ بانی ماہنامہ لولاک نے رکھا۔ مرحوم تحریک ختم نبوت کے شیدائیوں میں سے تھے، راقم نے بھی کئی مرتبہ ان کی مسجد میں بیان کیا۔

....

مذکورہ بالا حضرات کے برادر محمد افضلؒ نے یکم فروری ۲۰۲۳ء کو انتقال فرمایا۔ پے در پے صدمات یقیناً انسان کے لیے صدمہ اور پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔ اللہ پاک مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد سلیمان یوسف بنوری، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

رمضان المبارک کس طرح گزاریں؟

محمد فیاض عالم قاسمی

رمضان المبارک کا عظیم الشان مہینہ آنے والا ہے، جس کا انتظار مسلمانوں کو شدت سے رہتا ہے، اوراس کی تیاری شعبان المعظم کے مہینے سے شروع ہو جاتی ہے۔ یہ مہینہ رحمت، برکت اور مغفرت والا مہینہ ہے، نیکی اور ثواب کمانے والا مہینہ ہے، بخشش اور جہنم سے خلاصی کا مہینہ ہے، اسی مہینہ میں بندے کو اپنے رب سے قربت کا عظیم موقع ہاتھ آتا ہے۔ اس مہینے میں رضائے الٰہی اور جنت کی بشارت حاصل کرنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں، ذرا تصور کیجئے جب آپ کے گھر کسی اہم مہمان کی آمد ہوتی ہے تو ہم اور آپ کیا کیا کرتے ہیں؟ ہم بہت ساری تیاریاں کرتے ہیں۔ گھر کی صاف صفائی کرتے ہیں، گھر آنگن کو خوب سجاتے ہیں، خود بھی زینت اختیار کرتے ہیں اور بال بچوں کو بھی اچھے کپڑے پہنواتے ہیں، پورے گھر میں خوشی کا ماحول ہوتا ہے، بچے خوشی سے اچھل کود کرتے ہیں۔ مہمان کی خاطر تواضع کے لئے ان گنت پُرتکلف سامان تیار کئے جاتے ہیں۔ جب ایک مہمان کے لئے اس قدر تیاری ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا مہمان رمضان کا مہینہ ہو تو اس کی تیاری کس قدر ہونی چاہئے؟

نبی کریم ﷺ نے شعبان کے اخیر میں اس مہینہ کی عظمت اور شان وشوکت کو اس لئے بیان فرمایا تاکہ لوگوں کو اس کی قدر ومنزلت کا علم ہو سکے اور وہ رمضان المبارک کے اعمال کو کما حقہ ادا کر سکیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے لوگو! تم پر ایک ایسا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے جو بہت ہی عظمت اور برکت والا ہے، اور اس میں ایک ایسی رات ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے دنوں میں روزوں کو فرض قرار دیا اور راتوں میں تراویح کو سنت قرار دیا۔

نبی کریم ﷺ نے اس مہینہ کو گناہگار بندوں کے لئے ایک آفر والا مہینہ بنایا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس مہینہ میں ایک فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر ملتا ہے، اور کسی بھی نفل کا ثواب فرض کے برابر ہو جاتا ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ دراصل تربیت کا مہینہ ہے، جس میں بھوکا رہنے، اور دوسروں کی بھوک اور تکلیف کو سمجھنے کی تربیت ہوتی ہے۔ سخت سے سخت حالات کا سامنا کرنے کی تربیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کا دھیان حاصل کرنے کی مشق کی جاتی ہے۔ اس کے روزے اور تراویح اس تربیتی مہینہ کا نصاب ہے، اسی کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اے لوگو! تم پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے؛ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ یعنی روزہ کا مقصد نفس کی تربیت ہے کہ آدمی کے اندر ضبط کی صلاحیت پیدا ہو، تقویٰ ہو اور وہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا سکے۔ اس کورس پر اگر کوئی عمل کر لیتا ہے تو بقیہ گیارہ مہینوں میں اس کے لئے عبادت کرنا اور گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

نبی ﷺ نے رمضان المبارک کے تینوں عشروں کی الگ الگ خصوصیات بیان کی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے، یعنی اس میں اللہ کی رحمت خوب خوب نازل ہوتی ہے، دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس عشرے میں اپنے گنہگار بندوں کی بخشش فرماتے ہیں۔ تیسرا عشرہ جہنم سے خلاصی کا ہے، یعنی اس میں اللہ تعالیٰ اپنے گنہگار بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کی رحمت، اس کی مغفرت اور جہنم سے نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ: ''ہم سب سے پہلے اپنے دل کو صاف کر لیں، اللہ کے حضور میں توبہ کر لیں، دل میں موجود بغض وعناد کو ختم کریں، حسد اور جلن کو دل سے نکال دیں۔ ہم روزہ اور تراویح کا پورا پورا حق ادا کریں۔ روزہ خوش دلی سے رکھیں، پیاس و بھوک کی شدت کو خوشی بخوشی برداشت کریں۔ رات کی تراویح کو بھی خوشدلی سے ادا

کریں، تو ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ومغفرت کے مستحق ہوں گے اور جہنم سے نجات بھی ملے گی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صبر اور غمخواری کا مہینہ ہے کہ اپنے اوپر آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنا اور دوسرے غریب ومحتاج بھائیوں کی غمخواری کرنا چاہئے؛ تا کہ ان پر آنے والی مشقت ہلکی ہوجائے۔

قرآن کریم کو رمضان سے خاص مناسبت ہے کہ اسی مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا، خود نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے مہینے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا معمول بنالیں، ہم اگر روزانہ صرف ایک سپارہ ہی پڑھیں تو رمضان میں ایک قرآن مکمل ہوجائے گا۔ اگر موقع ملے تو قرآن کریم کی کسی تفسیر مثلاً معارف القرآن، (مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ) توضیح القرآن آسان ترجمہ قرآن، (مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ) یا آسان تفسیر قرآن مجید (حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ) کا بھی مطالعہ کریں۔

نوافل خاص طور پر تہجد کا اہتمام کریں۔ کم سے کم دو رکعت تو ضرور پڑھیں۔ اپنے وقت اور استطاعت کے مطابق بارہ رکعات تک پڑھ سکتے ہیں، اس کے بعد بھی نفل پڑھ سکتے ہیں، جو عام نفل ہوگا۔ تسبیحات اور ذکر واذکار بھی کریں کہ ذکر سے دل کا میل کچیل دور ہوجاتا ہے اور دل اس قابل بن جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت کی گئی رحمت کو قبول کرسکے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی روزی کو بڑھا دیتے ہیں، اس لئے اس میں صدقہ وخیرات بھی خوب خوب کرنی چاہئے۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ اس مہینے میں تیز ہواؤں سے زیادہ مال خرچ کیا کرتے تھے۔

اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر طرح کے چھوٹے بڑے گناہوں سے بچیں، شراب نوشی، نشہ خوری، سٹہ بازی، بدنظری، زنا کاری، فتنہ پروری، دھوکا دہی، جھوٹ، غیبت، چغل خوری، جھگڑا، گالی گلوچ، مار پیٹ وغیرہ سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ کی حالت میں اگر کوئی آپ سے جھگڑا کرے تو آپ یوں کہہ دیں کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔ اس لئے تم سے مجھے جھگڑا نہیں کرنا ہے۔ ایک دوسری روایت میں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بہت سارے روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ انھیں بھوک کے سوا کچھ نہیں ملتا، یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو روزے کا حق نہیں کرتے ہیں، اور روزے کی حالت میں سارے گناہ کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے صرف بھوک پیاس کے علاوہ انھیں کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ گویا ان لوگوں نے روزے رکھے، لیکن روزے کے ثواب سے محروم رہے۔

رمضان کی تیاری میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم اپنے آپ کو دنیاوی جھمیلوں سے فارغ کرلیں۔ اہم کاموں کو پہلے انجام دے ڈالیں، بیچ رمضان میں کوئی اہم کام آجائے تو اس کو عید تک ٹال دیں، کام کاج کے وقت میں کمی کرلیں، ضروری اشیاء کی خریداری رمضان سے پہلے ہی کرلیں، حتیٰ کہ کپڑے وغیرہ بھی پہلے ہی خریدلیں۔ پورا رمضان صرف اور صرف اللہ کے لئے رکھ لیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ان شاء اللہ! کماحقہ رمضان کے مہینے سے استفادہ کرسکیں گے اور یہی رمضان کا صحیح استقبال ہے۔.....

قبروں سے خوشبو .... مولانا محمد اسرائیل گڑنگی

ابوبکر صدیق شہیدؒ کی قبر سے خوشبو

ابوبکر صدیق شہید کی والدہ محترمہ لکھتی ہیں کہ تدفین کے کئی روز بعد تک اس کی قبر سے خوشبو آتی رہی اور آج بھی وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہے، قبر پر آنے والے بھی محسوس کرتے ہیں۔ (روزنامہ اسلام، ۸؍ستمبر ۲۰۱۲ء)

نوٹ: مرحوم ختم نبوت کانفرنس پر گئے اور واپسی پر راستے میں شہادت پا گئے۔ ابوبکر صدیق شہیدؒ حضرت مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی کے فرزند تھے۔

حاجی محب علیؒ کی کلمہ پڑھتے ہوئے موت

مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ اپنے ملازم حاجی محب علیؒ کی زندگی کے آخری لمحات یوں نقل کرتے ہیں کہ: ''سورۂ یاسین کی تلاوت سنتے ہوئے، کلمہ کا ورد کرتے ہوئے دربارِ الٰہی میں پیش ہوگئے۔ رمضان المبارک کی ساتویں شب جمعہ کی شب دق کی بیماری میں وفات پاکر چمکتے چہرے کے ساتھ قبر میں اتر گئے۔'' (بنیاد کا پتھر، ص:۵۸/۵۹ از حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی)

”صُوَرٌ مِنْ حَیَاةِ الصَّحابة“ زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہم کی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے جو وفات پا چکے ہیں، اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنہ میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی۔ وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لئے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)
مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

یہ کہانی ایک ایسے انسان کی کہانی ہے جو عرصۂ دراز تک حقیقت کی تلاش وجستجو میں اس کے پیچھے بھاگتا رہا اور طویل مدت تک اللہ تعالیٰ کی یافت کے لئے سرگرداں و پریشاں رہا، یہ قصہ حضرت سلمان فارسی کا قصہ ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی کرے، آمین۔

یہ بات ہم انہیں پر چھوڑتے ہیں کہ وہ اپنے اس قصے کے واقعات وحوادث کو اپنی زبان سے بیان کریں کیوں کہ اس معاملے میں ان کا شعور نہایت گہرا اور ان کا بیان زیادہ مبنی برصداقت ہے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اپنی کہانی کا آغاز کرتے ہوئے کہتے ہیں: ”میں اصفہان کی ایک بستی ”جیان“ کا رہنے والا ایک ایرانی نوجوان تھا، میرے والد اس گاؤں کے زمیندار، اس کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار اور سماجی لحاظ سے سب سے بلند مقام ومرتبہ کے مالک تھے، وہ میرے روزِ پیدائش سے میرے ساتھ بہت زیادہ محبت رکھتے تھے اور ان کی محبت مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی اور اس میں شب و روز ارتقاء و اضافہ ہوتا رہا، یہاں تک کہ مجھے نقصان پہنچنے کے موہوم خطرات کے پیش نظر انہوں نے لڑکیوں کی طرح میرے گھر سے نکلنے پر سخت پابندی عائد کردی، میں نے اپنے آبائی مذہب مجوسیت کا علم حاصل کرنے اور اس کے احکام و فرائض پر عمل کرنے میں غیر معمولی محنت اور دلچسپی سے کام لیا اور ترقی کر کے آتش کدہ کا مرزبان ہوگیا اور شب وروز اس کو دہکانے اور روشن رکھنے کی ذمہ داری میرے سپرد کردی گئی۔

میرے والد کے پاس کافی زمین تھی جس سے بڑی مقدار میں غلہ حاصل ہوتا تھا، زمین کا انتظام اور فصلوں کی دیکھ بھال وہ بذات خود کرتے تھے، ایک بار کسی مصروفیت کی وجہ سے وہ گاؤں نہیں جا سکے اس لئے مجھ سے کہا کہ بیٹے! تم دیکھ رہے ہو کہ اپنی مصروفیت کے سبب سے میں کھیت پر نہیں جاسکتا، آج میری جگہ تم وہاں چلے جاؤ اور اس کی نگرانی کرو“ والد صاحب کی ہدایت کے مطابق میں کھیت پر جانے کے ارادے سے گھر سے نکلا، راستے میں میرا گزر عیسائیوں کے ایک گرجا کی طرف سے ہوا، اس وقت گرجا میں نماز ہو رہی تھی، ان کی آواز کانوں میں پڑی تو میری توجہ ان کی طرف مبذول ہوگئی چونکہ میرے والد نے گھر سے نکلنے اور لوگوں کے ساتھ ربط وتعلق قائم کرنے پر پابندی لگا دی تھی، اس لئے میں نصاریٰ اور دیگر اہل مذاہب کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا، چنانچہ جب میں نے ان کی آواز سنی تو یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں گرجا میں داخل ہوگیا، جب میں نے غور سے دیکھا تو ان کی عبادت اور نماز کا یہ انداز مجھے بہت پسند آیا اور میرے اندر ان کے مذہب سے رغبت پیدا ہوگئی، میں نے دل میں کہا بخدا ان کا مذہب ہمارے مذہب سے بہتر ہے پھر میں غروبِ آفتاب تک ان کے ساتھ رہا میں نے ان سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس کی اصل شام میں ہے، جب رات کو گھر واپس آیا تو میرے والد مجھ سے ملے اور انہوں نے میری کارگزاریوں کی روداد پوچھی، میں نے کہا کہ: ”ابا جان! میرا گزر کچھ لوگوں کی طرف ہوا جو

کنیسہ میں نماز پڑھ رہے تھے، مجھے ان کا طریقۂ عبادت بہت پسند آیا اور میں غروب آفتاب تک ان کی صحبت میں رکا رہا۔‘‘ میرے اس عمل سے والد صاحب بہت گھبرائے اور انہوں نے کہا کہ بیٹے! اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے، تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا دین اس سے بہتر ہے، میں نے کہا کہ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! ان کا دین ہمارے دین سے اچھا ہے، میری بات سن کر والد صاحب کو اس بات کا اندیشہ پیدا ہوگیا کہ کہیں میں اپنے دین سے پھر نہ جاؤں، چنانچہ انہوں نے مجھے گھر میں قید کر کے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

موقع پاکر میں نے نصاریٰ کے یہاں پیغام بھیجا کہ اگر شام جانے والا کوئی قافلہ تمہارے پاس پہنچے تو مجھے آگاہ کرنا، خوش قسمتی سے چند ہی روز کے بعد شام جانے والا ایک قافلہ ان کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے مجھے اس کی اطلاع کردی، میں نے کوشش کر کے اپنے آپ کو بیڑیوں سے آزاد کیا اور چپکے سے ان کے ساتھ شام پہنچ گیا، وہاں پہنچ کر میں نے دریافت کیا کہ دین مسیحیت کا سب سے افضل آدمی کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ پادری جو گرجا کا متولی و منتظم ہے اس وقت کا سب سے افضل اور بہتر نصرانی ہے، چنانچہ میں نے اس کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: ’’میں نصرانیت کی طرف مائل ہوں، چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس رہوں، آپ کی خدمت کروں، آپ سے اس کی تعلیم حاصل کروں اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں‘‘، اس نے میری درخواست قبول کرلی اور مجھے اپنے ساتھ قیام کی اجازت دے دی، چنانچہ میں اس کے ساتھ گرجا میں رہنے اور اس کی خدمت کرنے لگا لیکن چند ہی روز رہنے کے بعد مجھے معلوم ہوگیا کہ اپنے اخلاق و عادات اور اپنی سیرت و کردار کے اعتبار سے وہ کوئی اچھا آدمی نہیں ہے، وہ اپنے متبعین کو صدقہ و خیرات کا حکم دیتا اور ثواب کی خوشخبری سناتا، جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے لوگ اسے مال دیتے تو وہ سب کچھ اپنے لئے جمع کرلیتا فقراء و مساکین کو اس میں سے کچھ بھی نہ دیتا، یہاں تک کہ دھیرے دھیرے اس کے پاس کافی دولت جمع ہوگئی اور اس کے یہاں سونے سے بھرے ہوئے سات گھڑے اکٹھا ہوگئے، اس کا یہ رویہ دیکھ کر مجھے اس سے شدید نفرت ہوگئی، کچھ دنوں کے بعد جب اس کا انتقال ہوگیا اور نصرانی اس کی تجہیز و تکفین کے لئے جمع ہوئے تو میں نے ان کو بتایا کہ یہ بہت برا شخص تھا تم لوگوں کو صدقہ و خیرات کا حکم دیتا مگر تمہاری دی ہوئی پوری کی پوری رقم اپنی ذات کے لئے جمع کرلیتا تھا، اس میں سے محتاجوں اور ضرورت مندوں کو ایک حبہ تک نہیں دیتا تھا، انہوں نے کہا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا: میں تم کو اس کا خزانہ دکھاتا ہوں‘‘ اور میں نے وہ جگہ دکھا دی، انہوں نے وہاں سے سات گھڑے نکالے جو سونے چاندی سے پُر تھے، یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کو ہرگز دفن نہیں کریں گے، پھر انہوں نے اس کی لاش کو صلیب پر لگا کر اس پر خوب پتھروں کی بارش کی۔

اس کے چند روز بعد انہوں نے اس جگہ ایک دوسرے کو مقرر کردیا اور میں اس کی صحبت میں رہنے لگا، میں نے دنیا میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ دنیا سے بے نیاز، آخرت کا مشتاق اور عبادت کا پابند ہو، میں اس سے بہت زیادہ محبت کرنے لگا اور ایک مدت تک اس کی صحبت سے مستفید ہوتا رہا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے عرض کیا: ’’محترم! میرے لئے آپ کی کیا وصیت ہے؟ آپ مجھے اپنے بعد کس کی صحبت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائیں گے؟‘‘

اس نے جواب دیا: بیٹے اپنے علم کی حد تک میں صرف ایک شخص کو جانتا ہوں جو اس دین پر قائم ہے جس پر میں تھا وہ فلاں شخص ہے جو موصل میں رہتا ہے، اس نے صحیح دین میں کوئی تحریف نہیں کی ہے حق اب صرف اسی کے پاس ہے۔

جب میرے مرشد کا انتقال ہوگیا تو میں موصل پہنچا اور اس شخص کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کو اپنی پوری سرگزشت سے آگاہ کردیا، میں نے اسے بتایا کہ فلاں بزرگ نے اپنی موت کے وقت مجھے آپ کی صحبت اختیار کرنے کی وصیت کی تھی، انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اب صرف آپ ہی اس دین پر قائم ہیں جس پر وہ خود تھے، میری بات سن کر انہوں نے مجھے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت دے دی اور میں وہاں رہنے لگا، میں نے ان کو بہترین حالت پر پایا لیکن بدقسمتی سے میں زیادہ دنوں تک ان کی صحبت سے استفادہ نہ کرسکا، ان کی موت کا پروانہ بہت جلد آگیا جب ان کے انتقال کی گھڑی قریب آگئی تو میں نے عرض کیا: ’’محترم! آپ کا وقتِ موعود آگیا ہے اور آپ میرے مسئلے سے بخوبی واقف ہیں، اب آپ کی طرف سے میرے لئے کیا وصیت ہے مجھے کس کے پاس جانے کی ہدایت فرمائیں گے؟‘‘ میری بات سن کر انہوں نے

فرمایا: ’’بیٹے اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ ’’نصیبین‘‘ کے فلاں شخص کے سوا کوئی دوسرا آدمی اس دین پر باقی ہے، جس پر ہم لوگ ہیں، بس تم وہیں جاؤ اور اسی کی صحبت اختیار کرو۔‘‘

اس بزرگ کی تجہیز وتکفین کے بعد میں نصیبین والے بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنے حالات اور اپنے مرشد کی ہدایت سے آگاہ کیا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ رکھنے پر رضامندی ظاہر کی اور میں ان کے پاس مقیم ہوگیا، میں نے دیکھا کہ وہ اسی حق پر قائم ہیں جس پر پہلے دونوں بزرگ تھے لیکن مجھے ان کی صحبت میں رہتے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ان کا وقت بھی پورا ہوگیا، جب ان کی موت کا وقت قریب آگیا تو میں نے ان سے کہا: ’’آپ کو میرے بارے میں سب کچھ معلوم ہے آپ جانتے ہیں کہ میرا مقصد کیا ہے جس کے لئے میں در در کی خاک چھانتا پھر رہا ہوں اب اپنے بعد آپ مجھے کس کے پاس جانے کی ہدایت فرمائیں گے؟‘‘ انہوں نے جواب دیا: ’’بیٹے! میری معلومات کی حد تک اب روئے زمین پر صرف ایک شخص رہ گیا ہے جو اس دین حق پر قائم ہے، وہ فلاں شخص ہے جو عموریہ میں رہتا ہے میرے بعد تم اسی کے پاس چلے جانا۔‘‘

میں ان کی ہدایت کے مطابق عموریہ پہنچا، تمام حالات و واقعات سے انہیں باخبر کیا اور بزرگ کی وصیت کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خدمت میں قیام کی اجازت طلب کی، انہوں نے اجازت دے دی اور میں ان کے ساتھ رہنے لگا، اللہ کی قسم! وہ مذکورہ بزرگوں کے طریقے پر قائم تھے، میں ان کی صحبت سے مستفید ہونے لگا، ان کے یہاں رہتے ہوئے میں نے کچھ گائیں اور بکریاں پال لیں، جب ان کی موت کا وقت آپہنچا تو میں نے ان سے کہا: ’’آپ میرے معاملے سے اچھی طرح واقف ہیں، آپ اب مجھے کس چیز کی وصیت فرمائیں گے اور مجھے کیا حکم دیں گے؟‘‘ انہوں نے جواب دیا کہ ’’بیٹے! اللہ کی قسم! میرے علم کی حد تک روئے زمین پر اب ایسا کوئی شخص نہیں بچا جو اس دین پر قائم ہو جس پر ہم تھے، لیکن وہ وقت قریب آگیا ہے جب سرزمین عرب میں ایک نبی دین ابراہیمی کے ساتھ مبعوث ہوگا، پھر وہ اپنے وطن سے کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کرے گا جو حرّتین (کالی کنکریوں والی سرزمین) کے درمیان واقع ہے۔ اس کی چند واضح نشانیاں ہیں، وہ ہدیہ قبول کرے گا صدقہ نہیں کھائے گا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، اگر ہو سکے تو تم اسی علاقے چلے جاؤ‘‘ ان کے انتقال کے بعد کچھ دنوں تک میں عموریہ میں مقیم رہا، ایک دن ادھر سے کچھ عرب تاجروں کا گزر ہوا جو قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتے تھے، میں نے ان سے کہا کہ اگر تم لوگ مجھے اپنے ساتھ عرب لیتے چلو تو میں تمہیں اپنی ساری گائیں اور بکریاں دے دوں گا، وہ تیار ہوگئے اور میں نے اپنے جانور ان کے حوالے کر دیئے، جب قافلہ مدینہ اور شام کے درمیان واقع ایک مقام ’’وادی القریٰ‘‘ پر پہنچا تو انہوں نے میرے ساتھ غداری کی اور مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا، اب میں ایک غلام کی حیثیت سے اس کی خدمت کرنے لگا، کچھ عرصہ بعد بنو قریظہ کا ایک یہودی اس کے یہاں آیا اور مجھے خرید کر اپنے ساتھ ’’یثرب‘‘ لے گیا، میں نے وہاں کھجوروں کے پیڑ دیکھے جن کا ذکر عموریہ والے بزرگ نے کیا تھا، اس کی بیان کردہ علامتوں کی مدد سے میں نے مدینہ کو پہچان لیا، اب میں اپنے نئے یہودی آقا کے ساتھ مدینہ میں رہنے لگا، اس وقت تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ ہی میں تھے اور اپنی قوم میں دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے تھے، اس دوران اپنی غلامی کی مصروفیات اور عدیم الفرصتی کے سبب ان کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہیں کر سکا پھر آپ ﷺ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آگئے۔

ایک روز میں اپنے آقا کے باغ میں ایک کھجور پر چڑھا ہوا کچھ کام کر رہا تھا، میرا آقا اسی درخت کے نیچے بیٹھا تھا، اتنے میں اس کے قبیلے کا کوئی شخص آیا اور کہنے لگا: ’’اللہ تعالیٰ بنو قیلہ (اوس و خزرج کے قبیلے) کو ہلاک کرے وہ سب قبا میں ایک شخص کے گرد جمع ہیں جو آج ہی مکہ سے ان کے یہاں پہنچا ہے اور خود کو نبی بتا رہا ہے۔‘‘

یہ سنتے ہی میرے اوپر بخار کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور میرا پورا جسم کانپنے لگا، مجھے ایسا لگا کہ میں اپنے آقا کے اوپر گر پڑوں گا، میں جلدی جلدی درخت سے اترا اور اس آدمی سے پوچھنے لگا: ’’ابھی تم کیا کہہ رہے تھے اور وہ بات مجھے دوبارہ بتاؤ‘‘ اس پر میرا آقا غضبناک ہوگیا اور اس نے مجھے ایک گھونسہ مار کر کہا: ’’تمہیں اس سے کیا مطلب؟ چلو جا کر اپنا کام کرو‘‘ شام کو کچھ کھجوریں ساتھ لے کر جو میں نے جمع کر رکھی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوا اور ان کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا: ’’مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں اور آپ کے کچھ غریب الوطن اور ضرورت مند ساتھی

ہیں، یہ صدقے کی تھوڑی سی کھجوریں ہیں، میرے خیال میں آپ لوگ اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کھاؤ مگر خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا، یہ دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا: ’’یہ پہلی علامت ہے‘‘ اس کے بعد میں واپس چلا آیا اور پھر کھجوریں پس انداز کرتا رہا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا سے مدینے آئے تو میں نے دوبارہ حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: ’’اس روز میں نے دیکھا کہ آپ نے صدقے کی کھجوریں نہیں کھائیں، اس لئے آج تھوڑی سی کھجوریں ہدیۃً خدمت میں پیش کر رہا ہوں‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں میں سے خود بھی کھایا اپنے ساتھیوں کو بھی شریک کیا، یہ دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا: ’’یہ دوسری نشانی ہے۔‘‘

تیسری بار جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بقیع میں تشریف فرما تھے، وہاں آپ اپنے کسی صحابی کی تدفین میں شریک تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے دیکھا، اس وقت آپ کے جسم پر دو چادریں تھیں، میں نے قریب پہنچ کر سلام کیا اور گھوم کر پشت کی جانب آ گیا کہ شاید میں وہ خاتم نبوت دیکھ سکوں جس کو عموریہ میں میرے مرشد نے بتایا تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی پشت مبارک کی طرف نظر اٹھائے ہوئے دیکھا تو میرا مقصد سمجھ گئے اور پشت پر سے چادر سرکا دی، میں نے خاتمِ نبوت کو دیکھا اسے پہچانا اور جھک کر اسے بے ساختہ چومنے لگا، اس وقت میری آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری تھے، یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ’’کیا بات ہے؟‘‘

اور میں نے اپنی پوری سرگزشت بیان کر دی جس کو سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسرور ہوئے اور اس بات سے خوش ہوئے کہ آپ کے اصحاب نے میری زبان سے میری تلاش حق کی داستان سن لی، ان لوگوں نے بھی اس پر انتہائی حیرت و استعجاب کا اظہار کیا اور بے حد مسرور ہوئے۔‘‘

سلام ہو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر جس روز وہ تلاش حق کی راہ میں در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور سلام ہو ان پر جس روز وہ حق سے آگاہ ہوا اور سلام ہو ان پر جس روز وہ فوت ہوئے اور جس روز زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ آمین۔.....

افتتاح دفتر ختم نبوت، مانسہرہ

مانسہرہ (مولانا محمد اسرائیل گڑنگی) ہم نے اپنے بچپن میں جن اچھے لوگوں کو دیکھا ان میں حاجی محمد صادق خان ولد غلام ربانی خان مرحوم بھی تھے۔ ہماری چھوٹی عمر تھی اور ہم مسجد میں امام بنے تو حاجی صاحب ہمارے نمازیوں میں شامل تھے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے عطا فرمائے۔ محمد طارق خان، محمد الیاس خان، محمد اعجاز خان (ریٹائرڈ کرنل)، محمد ایاز بابر اور عبدالماجد۔ یکم اپریل 2008ء بمطابق 3/ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ کو حاجی صاحب وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے بیٹے عبدالماجد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے عالم دین بنایا، پھر ان کے بیٹوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے دو دکانیں اور ان کے اوپر دفتر بنا کر مجلس کے حوالے کیا۔ جس کی افتتاحی تقریب 12/ فروری 2023ء بمطابق ۲۱/ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ بروز اتوار دفترِ ختم نبوت مدینہ مارکیٹ میں ہوئی جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام، مشائخ عظام اور عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، سابق وفاقی وزیر مذہبی امور محترم سردار محمد یوسف اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے شرکت کی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مختصر بیان کیا اور حضرت مولانا نور محمد ہزاروی نے اختتامی دعا فرمائی۔ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے راہنما عابد خان لغمانی نے شرکا کا شکریہ ادا کیا اور تعارفی کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا اس تقریب سعید میں ہمیں بھی شرکت کرنے کا موقع ملا اور یہ چند حروف قیامت کے دن شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امید کے لیے لکھے گئے ہیں۔ ختم نبوت کا دفتر بنانے میں محترم مولانا عبدالماجد اور ایاز بابر خان صاحب کا بڑا حصہ ہے۔ میں ان کے تمام بھائیوں اور خاندان کو یہ عظیم کام کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ مرحومین کی بخشش فرمائے اور ان حضرات کو اس عمل پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

فتنوں کے دور میں اکابر پر اعتماد!

ہمارے بزرگ حضرت مولانا مفتی سعید احمد اکاڑوی مدظلہ مفتی وشیخ الحدیث معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی کے ادارہ جامعۃ السعید میں آن لائن ختم نبوت کورس کے شرکا میں اسناد کی تقسیم کی مناسبت سے تقریب منعقد کی گئی، اس میں مجھے کچھ کہنے کو کہا گیا تو وہاں راقم الحروف نے درج ذیل گزارشات عرض کیں۔ جنہیں عزیزم محمد یوسف ڈیروی طال اللہ عمرہ نے ضبط وترتیب دیا۔ افادۂ عام کی غرض سے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماکان محمدابااحدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیء علیما۔" (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ:"(مسلمانو!) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔"

میرے دوستو، بھائیو! مقصد کی بات ہمارے حضرت مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے کہ جن بچوں نے دس اسباق پر مشتمل آن لائن ختم نبوت کورس میں شرکت کی ہے، ان کو اسناد دی جائیں گی۔ مجھے بھی مدعو کیا گیا اور میں حاضر ہو گیا ہوں۔

الحمدللہ! دیکھیے ہمارے پاس سب سے قیمتی متاع ایمان ہے۔ ہمارے ماں، باپ مسلمان تھے، ہم مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے، اسلامی نام رکھا گیا اور آج ہم مسلم معاشرے کا حصہ ہیں۔ اس ایمان کے لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ محنت کی ہے، تکلیفیں اور مشقتیں اٹھائی ہیں۔

تاریخ اسلام میں آپ پڑھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا تین سال تک مقاطعہ رہا اور وادی شعب ابی طالب میں محصور رہے اور کہا گیا کہ ان سے کسی نے بات نہیں کرنی، خرید وفروخت نہیں کرنی، ان کو کچھ لینا دینا نہیں ہے، اس کے بعد اس تین سالہ عرصے میں بھوکے، پیاسے رہے، بچے بھی بلبلاتے رہے اور یہ ساری مشقتیں ایمان کی وجہ سے دی جارہی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کا خاندان اور آپ کے صحابہ کرامؓ ان تکالیف کو برداشت کرتے رہے اور سہتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف ایمان کی دعوت دینے کے سلسلہ میں تشریف لے گئے، وہاں بھی آپ کو پتھر مارے گئے ایمان کی وجہ سے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے۔ حضرت بلال، حضرت سلمان فارسی، حضرت صہیب رومی اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ساری مشقتیں اور تکلیفیں دین وایمان کی وجہ سے برداشت کررہے تھے۔

میرے ساتھیو! ہم علماء اور مولوی لوگ ہیں جب ہمارے ہی گھر اور خاندان میں دین کے خلاف کوئی رسم ہو رہی ہوتی ہے تو ہمارے اندر اتنی ہمت نہیں ہو پاتی کہ ہم اس رسم کا راستہ روک سکیں اور گھر والوں کو اس سے منع کرسکیں؛ کیونکہ پتا ہے باتیں سننی پڑیں گی، سخت مخالفت برداشت کرنی پڑے گی، اور پتا نہیں لوگ ہمیں کن کن القابات سے یاد رکھیں گے، یعنی ماحول مخالفت کا ہے، اس لیے ہماری بات نہیں سنی جائے گی اور جب ہم خاموش رہتے ہیں تو نتیجتاً وہ رسم بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، حالانکہ اگر ہم تھوڑی سی ہمت کرکے حکمت ومصلحت سے بات کرلیتے تو یہ ڈھیر ہو جاتے۔

آپ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو دیکھیں تو اہل مکہ پکے کافر ومشرک تھے۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (سورۃ ص:05) کیا اس نے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود میں تبدیل کردیا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ وہ اہل مکہ کہتے یہ کیسے ہوسکتا ہے، (لا الٰہ) کی رٹ کو وہ سمجھنے کے لیے ہی تیار نہیں تھے، کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی حالت میں دیکھا، ہر طرف بت

ہی بت تھے، لیکن استقامت دیکھیے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰم سجدہ: 30) (دوسری طرف) جن لوگوں نے کہا ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے، اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر بے شک فرشتے (یہ کہتے ہوئے) اتریں گے کہ: نہ کوئی خوف دل میں لاؤ، نہ کسی بات کا غم کرو، اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

جو یہ کہتا ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت کے ساتھ اس پر ڈٹ گئے، تو ان کے انعام کے لیے آگے فرمایا: ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں، اور خوش خبری دیتے ہیں: غم بھی نہ کرو، خوف بھی نہ کرو اور جنت کی خوش خبری بھی سناتے ہیں تو ہمیں اس سے سبق ملتا ہے کہ (ربنا اللہ) اسی پر ڈٹ جانا چاہیے۔

میرے دوستو! دین اسلام کی اساس عقیدہ ختم نبوت ہے، نبی کے بدلنے سے امت بدل جایا کرتی ہے، آج نماز، روزہ، زکوۃ، حج، حتی کہ ہر عالم، مفتی، قاری، شیخ الحدیث، مساجد، مدارس، خانقاہیں، دینی ادارے یہ جتنی محنتیں کر رہے ہیں، وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہو رہی ہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی نہ ہوتے تو مساجد، مدارس کوئی بھی چیز محفوظ نہ ہوتی۔ ہر حافظ، عالم ختم نبوت کی دلیل ہے؛ کیونکہ یہ عالم، مفتی وہی بتائے گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے اور کتاب بھی وہی پڑھی جائے گی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

تفسیر قرطبی میں بہت بڑی اور عجیب بات لکھی ہے کہ پہلے انبیاء پر جو کتابیں نازل ہوئیں، نبی تو ان کا حافظ ہوتا ہے، لیکن ان کا کوئی امتی حافظ نہ ہوتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کتنے لوگ حفاظ ہیں؟ پڑھ رہا تھا کہ اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت حفظ مکمل کرنے والے طلبہ کرام کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے، یہ سب حفاظ عقیدہ ختم نبوت کی دلیل ہیں۔

میرے دوستو! حقیقت یہ ہے کہ اس اہم اور حساس عقیدہ کا ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی معلوم نہیں ہوتا، کبھی گھر میں کسی سے ختم نبوت کی بات کریں تو جواب ملتا ہے یہ کیا ہے؟ بار بار ہمارے مبلغین حضرات کا بیانات کرنا، جلسے کرنا، پروگرامات رکھوانا عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے اسی لیے تو ہوتا ہے تاکہ ہمارے مسلمان بھائیوں کا ایمان محفوظ رہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء علیہم السلام تشریف لائے، اور اس سلسلہ کی ابتدا جناب حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور اس کی انتہاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ اس کا نام عقیدہ ختم نبوت ہے۔ اگر یہ عقیدہ محفوظ رہا تو قرآن بھی محفوظ، کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، نیک اعمال یہاں تک کہ ہمارا نسب بھی محفوظ اور اگر یہ ہاتھ سے چلا گیا تو پھر کوئی عمل بھی کام نہیں آئے گا۔

میرے دوستو! ہمارے پاس کام کرنے کے لیے بہت میدان موجود ہیں، اپنے گھر والوں کو، اپنے خاندان، اپنے پڑوسیوں کو، اپنے رشتے داروں کو اپنے محلہ اور سوسائٹی میں رہنے والے مسلمان بھائیوں کو، اور اس سے بڑھ کر ہمارے کالج، یونیورسٹیاں پیاسی ہیں، ہمیں ان میں کام کرنا چاہیے، جو لوگ کسی مسجد، مدرسہ، خانقاہ کسی دینی نسبت سے جڑے ہوئے ہیں ان کو تو کچھ نا کچھ معلوم ہے لیکن جو ان میں سے کسی سے جڑے ہوئے نہیں، ہمیں ان کے ایمان کی ضرور فکر کرنی چاہیے، کہ ہم اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ان کے لیے آگے بڑھیں اور ان کو اس کام سے جوڑیں، تاکہ ان کا ایمان محفوظ رہے۔

میرے ساتھیو! ہمیشہ پہلے خود تعلیم و تعلم کے ذریعے سیکھیں اور پھر دوسروں کو سکھائیں، اس سے نفع ہوتا ہے۔ روایت میں آتا ہے تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ (مشکوۃ:279) کہ پہلے علم خود سیکھو اور پھر دوسروں کو سکھاؤ۔ علم سیکھنے سے آتا ہے اور جو بغیر سیکھے خود پڑھ کر آگے سکھانے لگ جاتا ہے، اس سے بہت زیادہ فتنے پیدا ہوتے ہیں، ہمارے امیر مرکزیہ (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان) حضرت مولانا پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم نے بہت ہی زبردست اور پتے کی بات فرمائی، "فرمایا: کوئی اسکالر ہے، کوئی فلسفی ہے جو آئے دن نئے ناموں سے پیدا ہو رہے ہیں، تو جو آدمی اپنے حال کے لوگوں کو ماضی کے اکابر، اہل اللہ، اسلاف کے ساتھ جوڑے اور بڑوں کے اعتماد کی طرف لے جائے، اس سے کبھی فتنہ پیدا نہیں ہوگا، اور اگر وہ اپنے حال کے لوگوں کو ماضی سے کاٹتا ہے، بڑوں سے بدظن کرتا ہے تو سمجھ لو یہ فتنہ ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی لچھے دار، فلسفیانہ گفتگو کیوں نہ کرے، وہ فتنہ ہے، اس سے بچ کر رہو۔"

مشکوۃ شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے:

"مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فليستن بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ

عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ. أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوبًا وَ أَعْمَقَهَا عِلْمًا وَ أَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ عَلَى آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ۔“ (مشکوٰۃ:193)

ترجمہ: ”جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے جو وفات پاچکے ہیں، اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنہ میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی۔ وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لئے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔“

جو کوئی کسی شخص کی راہ اپنانا چاہے تو وہ ان اشخاص کی راہ اپنائے جو فوت ہوچکے ہیں، کیونکہ زندہ شخص فتنے سے محفوظ نہیں رہا، اور وہ (فوت شدہ اشخاص) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، وہ اس امت کے بہترین افراد تھے، وہ دل کے صاف، علم میں عمیق اور تکلف وتصنع میں بہت کم تھے، اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے انہیں منتخب فرمایا، پس ان کی فضیلت کو پہچانو، ان کے آثار کی اتباع کرو اور ان کے اخلاق وکردار کو اپنانے کی مقدور بھر کوشش کرو، کیونکہ وہ ہدایت مستقیم پر تھے۔

اور سمجھ لو جو فرد، یا جو جماعت، پارٹی دنوں میں ابھرتی ہوئی نظر آئے، دنوں میں پاپولر ہورہی ہو، بلندیوں کی طرف جارہی ہو، سمجھ جانا اس کے پیچھے کوئی نا کوئی فتنہ ہے، اس کے پیچھے کبھی مت جانا۔ ایسے فتنے پہلے بھی اٹھتے رہے اور ختم ہوتے رہے، تاریخ میں آپ نے پڑھا ہوگا، تاتاریوں کا فتنہ کتنا بڑا تھا، اسی طرح قادیانیت کا یہ فتنہ بھی کھڑا ہوا، اور سب اسی کو اپنا نجات دہندہ سمجھ رہے تھے، آج الحمدللہ! ہمارے بزرگوں کی محنتوں اور برکتوں سے فتنہ قادیانیت اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔

میرے ساتھیو! اصل چیز ہمیشہ تعداد میں کم اور پستی میں ہوتی ہے، پانی اور جھاگ میں اصل پانی نیچے جبکہ جھاگ اوپر ہوتی ہے، جھاگ ختم ہوجاتی ہے اور پانی اپنی اصلی حالت پر قائم رہتا ہے، کام کرتے رہو اللہ کی رضا کے لیے، شہرت اور دکھلاوے کے لیے نہیں۔ ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے شوریٰ کے اجلاس میں ایک بات فرمائی کہ ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں عہدہ مقصود نہیں، البتہ جس نے بھی تحفظ ختم نبوت کا رکنیت فارم پُر کرلیا، یہ بہت بڑا اعزاز ہے، کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ، براہ راست مکینِ گنبد خضریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تحفظ ہے، اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کا تحفظ کرنے والی جماعت سے وابستہ ہوگیا، سمجھ لو یہ کوئی معمولی چیز اور معمولی اعزاز نہیں ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور میں تھے۔ ہمارے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار ثور میں نماز بھی نہیں پڑھ رہے تھے، روزہ بھی نہیں تھا، حج بھی نہیں کررہے تھے، وہ صرف ایک کام کر رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تحفظ اور چوکیداری کررہے تھے۔ اس لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اُن تین دنوں کی نیکیاں مجھے دے دو اور میری ساری زندگی کی نیکیاں تم لے لو، اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نیکیاں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے چاند دیکھا، ستارے دیکھے، پھر پوچھا: اللہ کے رسول! کسی کی نیکیاں ان ستاروں کے برابر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں عمر فاروق کی ہیں۔“ میرے بھائیو! ہمیں بھی یہ اعزاز حاصل کرنا چاہیے، ہمارے اکابر کی تاریخ رہی ہے، کہ جب ہم مرجائیں تو یہ تحفظ ختم نبوت کا رکنیت فارم ہمارے کفن میں رکھ دیا جائے، تاکہ وہاں ہم دکھلا سکیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے محافظین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی پر زندگی اور اسی پر موت نصیب فرمائے، آمین، وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین!..... ❁

ختم نبوت کے صدقے میں!

مولوی محمد قاسم، کراچی

تحفظ ختم نبوت براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔ اس محنت سے وابستہ خوش نصیب افراد دنیا میں بھی سرفرازی وبلندی کو چھوتے ہیں اور آخرت میں بھی فلاح وکامیابی ان کا مقدر بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ : نبوت کی علامات میں سے سوائے ’’مبشرات‘‘ کے کچھ باقی نہ رہا۔ لوگوں نے پوچھا کہ ’’مبشرات‘‘ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیک خواب! (بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، رقم الحدیث:۶۹۹۰)۔

چنانچہ تحفظ ختم نبوت کے لیے زندگیاں صرف کرنے والے ان چند خوش بختوں کا ذکر کیا جاتا ہے، جنہیں ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو انہوں نے اپنی مغفرت وبخشش کا ذریعہ اسی عظیم کام تحفظ ختم نبوت کو قرار دیا۔ خواب دلیل وحجت نہیں ہوتے، البتہ تسلی وتسکین کے لیے ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس سے نیک فال بھی لی جاسکتی ہے۔

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ:

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ فرمایا کرتے تھے کہ: ’’وفات کے بعد خواب میں مجھے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زیارت ہوئی، میں نے پوچھا: شاہ صاحب! فرمائیے، قبر کا معاملہ کیسا رہا؟ شاہ صاحبؒ نے فرمایا: بھائی! یہ منزل بہت ہی مشکل ہے، آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے معافی مل گئی۔‘‘ (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، از: مولانا اللہ وسایا، ص:۲۵۴)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمودؒ:

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں ملت اسلامیہ کی راہنمائی شیخ الاسلام علامہ مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں جلیل القدر علمائے کرام وراہنماؤں نے کی اور قومی اسمبلی میں ختم نبوت کی وکالت حضرت مفتی محمودؒ کی قیادت میں سیاسی زعماء نے کی۔ اسمبلی کے معزز ممبران و علمائے کرام کی حمایت وتعاون آپؒ کو حاصل تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مرزا ناصر قادیانی اور صدرالدین لاہوری مرزائیوں کے جواب میں جو محضر نامہ تیار کیا گیا، جس کا نام ’’ملتِ اسلامیہ کا مؤقف‘‘ ہے، جس کے عربی، اردو اور انگریزی میں مجلس نے کئی ایڈیشن شائع کئے ہیں، اس محضر نامے کو اسمبلی میں پڑھنے کا شرف اللہ رب العزت نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو بخشا، آپؒ اسمبلی میں ملتِ اسلامیہ کی متفقہ آواز تھے، آپؒ کی وفات کے بعد آپؒ کے ایک عقیدت مند نے آپؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ فرمائیے حضرت! کیسی گزری؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ: ساری زندگی قرآن وحدیث کی تعلیم میں گزری، اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشش و کاوش کی، وہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاں بحمدہٖ تعالیٰ قبول ہوئیں، مگر نجات اس محنت کی وجہ سے ہوئی جو قومی اسمبلی میں مسئلہ ختم نبوت کے لئے کی تھی، ختم نبوت کی خدمت کے صدقے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی۔ (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص:۲۷۲)

خطیبِ اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خانؒ:

خطیبِ اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خانؒ ہم سب کے مشفق راہنماؤں میں سے تھے، بعد از وفات آپ کی قبر پر دیگر اکابر کے ساتھ حضرت پیر طریقت سیّد عبدالماجد شاہ صاحب ہزاروی تشریف لائے، انہوں نے مولانا کی قبر پر مراقبہ کیا، بعد میں بیان فرمایا کہ خطیبِ اسلامؒ کی قبر نور سے بھری ہوئی ہے اور آپ پر گلاب کے پھولوں کی چادر پڑی ہوئی ہے۔ حضرت قطب الاقطاب مولانا احمد علی لاہوریؒ کی خصوصی توجہات حاصل ہیں، خطیبِ اسلامؒ فرمارہے ہیں: ’’میرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بڑے فضل والا معاملہ فرمایا ہے اور مجھے جو کچھ بھی ملا ہے، وہ ختم نبوت کے موضوع پر بیان کرنے پر اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ (’’میری باتیں ہیں یاد رکھنے کی‘‘ خودنوشت، از: سیّد سلمان گیلانی، ص:۳۹۷)

مجاہدِ ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ:

حضرت مولانا تاج محمودؒ جماعت علماء کرام

میں پہلی شخصیت ہیں جنھوں نے قادیانیت کا سیاسی تجزیہ شروع کیا اور ’’لولاک‘‘ کے ہر شمارے کو حقائقِ سربستہ کی چہرہ کشائی کے لئے وقف کر دیا۔ مولاناؒ ایک صاحبِ فکر صحافی ہی نہیں، ایک خوش بیان خطیب بھی تھے، ہر جمعہ کو ریلوے اسٹیشن لائل پور کی جامع مسجد میں خطبہ دیتے اور آپؒ کے ہر خطبے کا مقطع قادیانیت کا احتساب ہوتا تھا۔ آپؒ نے ۱۹۵۳ء کی تحریک راست اقدام میں نہایت جگر داری کا ثبوت دیا اور جاں نثاری و جاں سپاری کے اعتبار سے لائل پور کو تحریک کا دُوسرا مرکز بنا دیا۔ سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کے بعد ان کی روایتوں اور حکایتوں کے وارث ہوگئے۔ وہ قادیانیت کے سلسلے میں کسی عنوان سے کوئی سا مفاہمانہ تصوّر نہیں رکھتے تھے۔ اس کا اعتراف نہ کرنا ظلم ہوگا کہ آپ نے ختمِ نبوّت کی تحریک کو پروان چڑھانے میں اپنی تمام زندگی صَرف کر دی، اس سلسلے میں آپ کا وجود نقطۂ اتحاد تھا۔ مولانا مرحوم کی وفات کے بعد حضرت مولانا قاری محمد یٰسین رحیمی جامع مسجد باغ والی ماڈل ٹاؤن فیصل آباد، نے خواب میں آپؒ کو دیکھا اور پوچھا کہ: ’’حضرت! انتقال کے بعد اُس دُنیا میں کیسی گزری؟‘‘ مولانا تاج محمود صاحبؒ نے خواب میں جواب دیا کہ: ’’قاری صاحب! ایک قادیانی نے میرے وعظ سے قادیانیت کو ترک کیا، مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا، میرے اس عمل کے صدقے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرما دی۔‘‘

(تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت، ص:۳۷۵)

مولانا سیّد شمس الدین شہیدؒ:

مرزائیوں نے فورٹ سنڈیمن میں محرف قرآن کریم تقسیم کیا، جس کے خلاف احتجاجی جلسے سے مولانا سید شمس الدین شہیدؒ نے ولولہ انگیز خطاب کیا، آپؒ کی شہادت کے بعد آپؒ کے چچا زاد مولانا سید احمد شاہ خطیب ملٹری مسجد فورٹ سنڈیمن فرماتے ہیں: ’’۲۷/ اپریل ۱۹۷۴ء کو دوپہر ایک بجے خواب میں مجھے مولانا سیّد شمس الدین شہیدؒ کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے ان سے عرض کیا کہ آپؒ کی شہادت کے بعد لوگوں نے بہت اشعار آپ کی یاد میں کہے ہیں۔ مولانا شہیدؒ نے کہا: ’’میں نے بھی اشعار لکھے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے سنا دیں تا کہ میں لکھ لوں۔ مولانا شہیدؒ نے اپنا قلم مجھے دیا اور اشعار سنانے شروع کئے اور ابھی تین شعر پڑھے تھے کہ میں رونے لگا اور میری آنکھ کھل گئی۔ ان اشعار کا اردو میں مفہوم یہ ہے کہ: ’’دنیا میں، میں نے ایمان کو تبدیل نہیں کیا اور ارمانوں کے ساتھ چل بسا، میرے والدین اور اعزہ و اقربا افسوس نہ کریں، میں ختم نبوت پر قربان ہوا ہوں اور حضرت درخواستی مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور دیگر قائدینِ جمعیۃ افسوس نہ کریں، کیونکہ ظالم مجھے جمعیۃ علمائے اسلام کے منشور سے ہٹا نہیں سکا۔‘‘

(تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت، ص:۱۶۰، ۱۶۱)

جج محمد اکبر خانؒ:

۲۴/ جولائی ۱۹۲۶ء کو احمد پور شرقیہ میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ بہاولپور جناب منشی محمد اکبر خانؒ کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر ہوا، جس میں ایک مسلمان خاتون غلام عائشہ نے یہ موقف اختیار کیا کہ اس کے خاوند عبدالرزاق نے دین اسلام چھوڑ کر قادیانی مذہب اختیار کر لیا ہے، چونکہ قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم ہیں، اس لئے اس کا نکاح فسخ قرار دیا جائے۔ کئی سالوں تک اس مقدمہ کی سماعت ہوتی رہی، چنانچہ ۷/ فروری ۱۹۳۵ء کو محترم جج صاحب نے اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو خارج از اسلام اور مسلمان خاتون کے ساتھ عبدالرزاق قادیانی کے نکاح کو فسخ قرار دے دیا۔ اس فیصلہ کے کچھ عرصہ بعد محترم جج صاحب کا انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کے بعد میر عبدالجمیل صاحب سابق سیشن جج جو میر سراج الدین صاحب ریٹائرڈ چیف جسٹس کے صاحبزادے ہیں اور آج کل ہجرت فرما کر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں باب جبریل کے بالمقابل ایک مدرسہ میں خلوت نشین ہیں، انہوں نے محترم جج محمد اکبر صاحبؒ کو اپنے ایک خواب میں جنت الفردوس میں دیکھا۔ پہلے ان کو کئی عالیشان محلات دکھائے گئے، اس کے بعد ایک نہایت ہی خوبصورت محل میں ایک عالیشان تخت پر جج محمد اکبر صاحبؒ بیٹھے دکھائے گئے۔ جب میر عبدالجمیل صاحب نے ان سے سوال کیا کہ یہ بلند درجات آپ کو کیسے نصیب ہوئے؟ تو محترم جج محمد اکبر صاحبؒ نے یہ جواب دیا کہ یہ انعامات مجھے تحفظ ختم نبوت کی حفاظت میں اس خدمت کے عوض ملے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ’’فیصلہ بہاول پور‘‘ کی صورت میں لی اور یہ جتنے محلات آپ نے دیکھے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر مجھے دیئے ہیں کہ فی الحال یہ لے لو، تمہارا مکمل انعام روزِ قیامت ملے گا۔ یہ بیان فرماتے ہوئے میر صاحب کی ریش مبارک شدت گریہ سے تر ہو چکی تھی۔ (مقابیس المجالس، ملفوظات حضرت خواجہ غلام فریدؒ، صفحہ: ۵۳ تا ۵۴، بحوالہ: فتنۂ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے از: محمد متین خالد، ج:۱،ص:۵۷، ۵۸)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامعہ ابوہریرہ میلسی: جامعہ کے بانی ہمارے حضرت شاہ صاحب مولانا سید جاوید حسین دامت برکاتہم کے خلیفہ مولانا غلام یاسین مدظلہ ہیں۔تقریباً اڑھائی ایکٹر زمین پر آپ نے مدرسہ قائم کیا، جو آج پنجاب کے اہم مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ دورۂ حدیث شریف سمیت تمام کلاسیں زیر تعلیم ہیں۔ ۲۸؍جنوری ۱۲ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ دو درجن سے زائد طلبہ نے نام لکھوائے۔ اللہ پاک انہیں ایفائے عہد کی توفیق نصیب فرمائیں۔

جامعہ خالد ابن ولید ٹھینگی وہاڑی: جامعہ کا آغاز شیخ الحدیث استاذ العلماء مولانا ظفر احمد قاسمؒ نے ۱۹۸۵ء میں کیا۔ اس کا کتبہ حرم مکی کے امام محترم ڈاکٹر عبداللہ علی الجابر حفظہ اللہ کے ہاتھوں سے نصب کرایا گیا۔ جامعہ کئی ایکٹر زمین پر مشتمل ہے۔ خوبصورت مسجد، جامعہ کی کوہ قامت عمارات حضرت مولانا ظفر احمد قاسمؒ بانی ادارہ کے حسن ذوق کا ثبوت ہیں۔ حضرت مولانا بھی ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے نامور اور چہیتے شاگرد اور خلیفہ تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا مفتی عزیز الرحمٰن مہتمم، مولانا خلیل الرحمٰن نائب مہتمم، مولانا عبیدالرحمٰن مسجد کے خطیب و امام مقرر کئے گئے اور یہ فیصلہ ہمارے امیر مرکزی حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کا تھا، بروقت اور صحیح فیصلہ جس سے جامعہ اندرونی و بیرونی خلفشار سے محفوظ ہوگیا۔ ۲۹؍جنوری ظہر کی نماز کے بعد طلبہ سے بیان کی سعادت نصیب ہوئی، یہاں بھی کئی ایک طلبہ کے چناب نگر کورس کے لئے نام لکھوائے۔

جامع مسجد صدیقی ایک مینار والی: جامع مسجد المینار فن تعمیر کا شاہکار ہے۔ جس کی بنیاد قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۰ء میں سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخ حضرت مولانا خلیفہ عبدالمالک صدیقیؒ، خلیفہ حضرت اقدس فضل علی مسکین پوریؒ نے رکھی، ابتداً ایک چبوترہ تھا، پھر مسجد تعمیر کی گئی، پھر کچھ عرصہ بعد اسے شہید کر کے دو منزلہ پختہ مسجد تعمیر کی گئی اور اس کے ساتھ شاندار دلکش مینار کی ۱۹۶۴ء میں بنیاد رکھی گئی، تعمیر ۱۹۶۹ء میں مکمل ہوئی۔ وسیع وعریض ہال ہے۔ حضرت صدیقیؒ کی وفات (۹؍ستمبر ۱۹۷۳ء) کے بعد آپ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ موخرالذکر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور شیخ الحدیث اور سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخ حضرت مولانا مفتی محمد فرید نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور جمعیت علماء اسلام ضلع خانیوال کے سرپرست ہیں۔ ۲۸؍جنوری کی شب حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کی خانقاہ میں گزاری اور ۲۸؍جنوری کی صبح کو معراج النبی کے عنوان پر بیان کیا۔ خانیوال کسی زمانہ میں کبیر والا تحصیل کا حصہ تھا، جسے کہنہ خانیوال کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ۱۸۶۵ء سے پہلے یہ ایک معمولی گاؤں تھا، یہاں پہلا پرائمری اسکول ۱۸۷۲ء میں قائم ہوا۔ ۱۹۰۱ء میں تحصیل کبیر والا کا حصہ تھا۔ ۱۸۶۵ء میں خانیوال کا اسٹیشن بنا۔ ۱۹۱۷ء میں اسے تحصیل کا درجہ دیا گیا، جامع مسجد کہنہ خانیوال سب سے پہلی مسجد جو ۱۷۱۲ء میں تعمیر کی گئی۔ قیامِ پاکستان کے بعد فیروز پور، انبالہ، حصار، جالندھر، امرتسر، سونی پت، روہتک اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے مہاجرین آ کر آباد ہوئے۔ ۱۹۸۵ء میں اسے ضلع کا درجہ دیا گیا، ضلع خانیوال بھی ضلع ملتان کی کوکھ سے نکلا، ملتان کسی زمانہ میں بڑا ضلع ہوتا تھا اور اس کی حدود اوکاڑہ تک پھیلی ہوئی تھیں، ملتان کی کوکھ سے ساہیوال، خانیوال، وہاڑی، لودھراں جیسے اضلاع پیدا ہوئے اب ملتان صرف شجاع آباد اور جلال پور پیر والا کی تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ حضرت خواجہ عبدالماجد مدظلہ جہاں نامور شیخ طریقت ہیں، وہاں شعلہ بیان خطیب بھی ہیں، ہر سال تین روزہ اجتماع صوفیائے کرام منعقد کراتے ہیں۔ اجتماع میں ایک دن ختم نبوت کانفرنس کے لئے وقف ہوتا ہے، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء اور مبلغین کے علاوہ بھی علمائے کرام عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے بیانات فرماتے ہیں۔

دارالعلوم کبیر والا میں بیان: ۲۹؍جنوری کو صبح ساڑھے گیارہ بجے سے سوا بارہ بجے تک طلبہ اور اساتذۂ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں بھی تین درجن کے قریب طلبہ کرام نے ختم نبوت کورس کے لئے نام لکھوائے۔ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا پاکستان کی قدیم درسگاہوں میں ایک

درسگاہ ہے، جس کی بنیاد دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور مایہ ناز استاذ مولانا عبدالخالقؒ المعروف صدر صاحب نے ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۳ء میں رکھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے جامعہ کی شکل اختیار کرلی۔ ہزاروں علما و عالمات، حفاظ و حافظات، قرأ و قاریات نے تعلیم حاصل کی۔ حضرت صدر صاحبؒ کے بعد ان کے برادرزادہ مولانا منظور الحقؒ مہتمم بنائے گئے۔ جو صرفی علوم کے مایہ ناز استاذ تھے، ان کے بعد ایک اور فاضل دیوبند مفتی علی محمدؒ، مولانا مفتی محمد انورؒ، مولانا مفتی عبدالقادرؒ اہتمام و انتظام کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس وقت حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مدظلہ اہتمام کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامعہ حنفیہ قادریہ: جامعہ کے بانی ہمارے حضرت بہلویؒ کے مسترشد، حضرت بہلوی ثانی مولانا عبدالحی بہلویؒ کے خلیفہ اور استاذ جی حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مایہ ناز شاگرد حضرت مولانا محمد نواز سیال ہیں۔ آپ نے جامعہ کی بنیاد پر ۱۹۸۲ء میں رکھی، جبکہ شوال المکرم ۱۹۹۶ء میں درجہ کتب کا آغاز کیا گیا۔ اپنے آغاز کے ۹ سال بعد دورۂ حدیث شریف کا بھی آغاز کردیا گیا۔ جامعہ سے سیکڑوں سے متجاوز حفاظ کرام قرآن پاک کی دولت سے مالا مال ہوچکے ہیں اور سیکڑوں علمائے کرام سند فضیلت حاصل کرچکے ہیں۔ تین ہزار کے قریب طلبہ کرام مدرسہ اور اس کی شاخوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ہر سال کی طرح اس سال ۲۹/جنوری کو جامعہ میں حاضری ہوئی اور بیان کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

جامعہ عمر ابن خطاب ملتان: جامعہ کے بانی حضرت مولانا کریم بخشؒ تھے، جو جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل اور معروف تبلیغی بزرگ تھے، چند ماہ قبل ان کا انتقال ہوا۔ آپ نے نیو ملتان میں جامعہ عمر بن خطاب کے نام سے ادارہ قائم کیا، جس کا شمار ملک کے نامور اداروں میں ہوتا ہے۔ جامعہ میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں، سیکڑوں سے متجاوز طلبہ اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ۳۰/جنوری کو ظہر کی نماز کے بعد طلبہ اور اساتذۂ کرام سے بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی ایک طلبہ نے چناب نگر کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔

جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور: جامعہ کے بانی مورخ اسلام مولانا محمد میاںؒ کے فرزند ارجمند دارالعلوم دیوبند کے فاضل، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ حضرت مولانا سید حامد میاںؒ تھے۔ جامعہ مدنیہ لوہاری گیٹ اور انارکلی میں مختلف دینی و ملی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۹۶۴ء میں کریم پارک میں منتقل ہوا۔ آپ کی انتھک محنتوں اور حسن انتظام کی بدولت جامعہ مدنیہ میں چند سالوں میں طلبہ کی تعداد سیکڑوں میں جا پہنچی۔ جامعہ مدنیہ تلمیذ شیخ الہند حضرت مولانا رسول خانؒ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، مورخ اسلام مولانا سید محمد میاںؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ جیسے اکابرین ملت کی سرپرستی مولانا سید حامد میاں کے زیر اہتمام چلتا رہا۔ جس سے سیکڑوں سے متجاوز علمائے کرام، ہزاروں حفاظ و قرأنے قرآن پاک حفظ و تجوید قرأت کے ساتھ پڑھا۔ حضرتؒ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر مولانا سید رشید میاں کے زیر اہتمام ترقی کے منازل طے کررہا ہے۔ یکم فروری ۲۰۲۳ء مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور کی معیت و رفاقت میں جامعہ میں حاضری ہوئی اور بیان بھی ہوا۔ بعد ازاں مولانا سید رشید میاں مدظلہ اور دیگر اساتذۂ کرام کے ساتھ خاصی دیر مجلس رہی۔

جامع مسجد رحیمیہ گلشن راوی میں بیان:

جامع مسجد رحیمیہ گلشن راوی کے خطیب مولانا مشہود احمد مدظلہ ہیں۔ ان کی دعوت پر یکم فروری کو مغرب کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ قریب ہی کئی ایک اکیڈمیاں ہیں، جن میں نونہالان وطن کو ٹیوشن پڑھائی جاتی ہے۔ چنانچہ جامع مسجد رحیمیہ کے قرب میں اویس اکیڈمی ہے، جس میں سینکڑوں بچے ٹیوشن پڑھتے ہیں۔ خطیب محترم کی دعوت پر اویس اکیڈمی کے دو سو کے قریب اسٹوڈنٹس بیان میں شریک ہوئے۔

جامعہ مظاہر العلوم آر اے بازار لاہور:

جامعہ کا آغاز ۱۹۸۵ء میں ہوا، لیکن محدود وسائل اور مقام کی وجہ سے ۲۰/جنوری ۱۹۹۰ء کو جلسہ منعقد ہوا، جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جامعہ کی شایان شان اور خوبصورت عمارت ہونی چاہئے تو عیدگاہ میں تعمیرات کا آغاز کردیا گیا اور مندرجہ ذیل بلاکس کی تعمیر شروع ہوئی۔ ابوبکرؓ بلاک، عمرؓ بلاک، عثمانؓ بلاک، علیؓ بلاک، اشتیاقؒ بلاک، ان بلاکس میں درجہ کتب اور قرآن پاک کی درسگاہیں اور طلبہ کے لئے دارالاقامے بنائے گئے، زیریں منزل میں ڈسپنسری، وضو خانے طہارت خانے ابھی بنائے گئے۔ چنانچہ دورہ حدیث شریف سمیت تمام کتب کی وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ ۲/فروری صبح سوا آٹھ بجے سے نو بجے تک طلبہ اور اساتذہ کرام سے خطاب کا موقع ملا۔

جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ میں بیان:

جامعہ اشرفیہ کے بانی حکیم الامت حضرت مولانا

اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ، فاضل دیوبند مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ تھے۔ آپ نے قیام پاکستان کے متصلاً بعد نیلا گنبد لاہور میں اپنے شیخ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی نسبت سے جامعہ اشرفیہ قائم کیا۔ قیام پاکستان سے پہلے جامعہ امرتسر میں تھا۔ اسی نسبت سے حضرت مفتی صاحب امرتسری کہلاتے تھے۔ جامعہ اشرفیہ امرتسر میں ہمارے امیر شریعت سید مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی زیر تعلیم رہے۔ شاہ جیؒ کے زمانہ تعلیم کا امرتسر کا مشہور واقعہ ہے حضرت مفتی صاحبؒ نے ایک بچے کو سخت سردی کے دنوں میں گھر سے انگارے لانے کے لئے بھیجا، بچہ انگارے لا رہا تھا کہ اس کے ہاتھ جلنے لگے، اس نے شور مچایا تو شاہ جیؒ دوڑ کر گئے اور اس سے انگاروں کا تھال لے لیا، جب آپ کے ہاتھ جلنے لگے تو تھال کو زمین پر پھینک کر کہا: ”تصلی ناراً حامیه“ (پنجابی زبان میں تھال کو تسلا بھی کہتے ہیں) تو استاذ محترم سمیت تمام طلبہ کرام ہنس پڑے۔ جامعہ اشرفیہ میں دارالعلوم دیوبند کے سابق اساتذہ کرام حضرت مولانا رسول خانؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ بھی ایک عرصہ تک مدرس رہے۔ انہیں جامعہ کے فضلائے کرام شیخین کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے بعد مولانا محمد مالک کاندھلویؒ، حضرت الشیخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی، صوفی باصفاؒ حضرت اقدس مولانا صوفی محمد سرور رحمہم اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے شیوخ حدیث رہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ کے فرزندان گرامی مولانا عبیداللہ اشرفیؒ، مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ موخر الذکر ایک منجھے ہوئے نکتہ داں و نکتہ رس خطیب بھی تھے، ہماری چنیوٹ اور چناب نگر کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت فرماتے رہے۔ مجھے اگرچہ اشرفی برادران سے شرف تلمذ کی سعادت نصیب نہیں ہوئی، لیکن حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ کی مسلم شریف کے سبق میں نعرے لگتے تو راقم نے بھی دیکھے۔ بانی جامعہ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا عبیداللہ اشرفی مہتمم بنائے گئے، ان کی وفات کے بعد ان کے برادر اصغر حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم مدظلہ نے اہتمام سنبھالا۔ اب تک وہ اس منصب اور اس عظیم ادارہ کا اہتمام سنبھالے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک انہیں صحت و عافیت والی عمر دراز نصیب فرمائیں۔ آپ بھی فن خطابت کے اسرار و رموز میں مہارت رکھتے ہیں۔ ۲؍فروری ۲۰۲۳ء کو جامعہ کی عظیم جامع مسجد ”الحسن“ میں سیکڑوں طلبہ سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی اور انہیں آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی۔

ولنشیاء ٹاؤن میں بیان: ۲؍فروری ولنشیاء ٹاؤن سی بلاک کی عظیم الشان جامع مسجد میں مولانا قاری عبدالعزیز اور مولانا عبدالنعیم کی رفاقت و معیت میں مغرب کی نماز کے بعد حاضری اور بیان کی سعادت نصیب ہوئی، اس مسجد کے امام و خطیب جامعہ اشرفیہ کے فاضل مولانا عبدالغفار مدظلہ ہیں جو مجلس لاہور کے ناظم تبلیغ مولانا قاری عبدالعزیز نقشبندی مدظلہ کے تعلیم کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ مذکورہ مسجد میں ہر روز مغرب کے بعد اور دوپہر کو مستحقین میں کھانا بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

خطبۂ جمعہ: ۳؍فروری کا جمعۃ المبارک کا خطبہ مدنیہ مسجد ٹاؤن شپ بلاک نمبر 5 سیکٹر 8/2 میں ہوا۔ مسجد ہذا کا سن تعمیر ۱۹۸۴ء ہے۔ سنگ بنیاد مقامی احباب نے رکھا۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل مولانا مجیب الرحمٰن امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ہمارے حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ کے مسترشد جناب احمد علی اسی مسجد کے ہمسایہ ہیں۔ حضرت خواجہ خواجگانؒ کئی مرتبہ اس مسجد میں تشریف لا چکے ہیں۔ خطبہ جمعہ کا بیان سامعین نے نہایت حیرت و استعجاب سے سنا، ایک ہزار سے زائد نمازی شریک ہوئے۔

جامع مسجد صدیق اکبر المعروف حکیموں والی کے خطیب قاری محمد حنیف ربانی ہیں، جو اگرچہ ظاہری آنکھوں سے محروم ہیں، لیکن دل کی آنکھوں کے بینا ہیں۔ وقتاً فوقتاً ٹیلی فون پر علیک سلیک ہوتی رہتی ہے۔ جب بھی فون کرتے ہیں پروگرام کا فرماتے ہیں۔ ۳؍فروری کو ان کے قریب جمعہ تھا تو ان کے حکم کے مطابق مغرب کی نماز کے بعد ان کی مسجد میں بیان ہوا۔ مسجد کی بنیاد ۱۹۶۵ء میں رکھی گئی۔ بنیاد مولانا حکیم انیس احمد صدیقیؒ فاضل دیوبند نے رکھی، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند حافظ حامد محمود مسجد کے امور کی نگرانی فرماتے رہے، اس وقت عبدالرحمٰن صدیقی مدظلہ مسجد کے متولی ہیں۔

جامعہ تہذیب البنات: گلشن راوی اے بلاک میں ۴؍جنوری صبح گیارہ تا پونے بارہ بجے بنات اور خواتین میں بیان ہوا۔ جامعہ تہذیب البنات کا تقریباً پندرہ سال پہلے آغاز ہوا۔ مدرسہ میں تقریباً ایک سو بچیاں، آٹھ معلمات کی نگرانی میں زیر تعلیم ہیں۔ بچیوں کو ابتدائی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیم الاسلام، بہشتی زیور، بہشتی گوہر اور ترجمہ قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسہ کے بانی و مہتمم مولانا قاری سعید الرحمٰن طاہر ہیں۔

برادر مکرم مولانا خادم اللہ مدظلہ

بندہ کے برادر اکبر مولانا خادم اللہ باہمت عالم دین اور ریٹائرعربک ٹیچر ہیں۔ راقم کی تعلیم میں بنیادی کردار برادرم محترم کا ہے۔ جد امجد میاں الٰہی بخشؒ کے حکم پر راقم کو مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد میں داخل کرایا۔ موصوف میٹرک کے بعد مدرسہ عزیز العلوم میں دینی تعلیم کے لئے داخل ہونے پر جے وی کیا اور اسکول ٹیچر لگ گئے۔ ٹیچری کے دوران چار کلومیٹر گھر سے مدرسہ عزیز العلوم اور مدرسہ سے اسکول پانچ کلومیٹر، گرمی، سردی صبح نو دس کلومیٹر سفر کرتے اور دینی تعلیم جاری رکھتے۔ اللہ پاک ہمارے استاذ محترم مفسر القرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ کو ڈھیروں جزائے خیر عطائے فرمائیں کہ جب بھائی صاحب مدرسہ میں آجاتے اور ہمیشہ سائیکل پر آتے تو استاذ محترم انہیں ترجیحاً وقت عطا فرماتے، یوں کریما نام حق سے بخاری شریف تک تعلیمی سفر جاری رکھا۔ تنخواہیں بہت کم ہوتی تھیں، میرا تعلیمی خرچہ بھی برداشت فرماتے رہے۔ تعلیمی دور میں بھائی جان ہر روز صبح اپنی آبائی مسجد میں درس دیتے، پوری بستی میں مشہور ہوگیا کہ صوفی عبدالخالق کا بیٹا وہابی ہوگیا۔

مدرسہ عزیز العلوم میں داخلہ کے وقت ہم اپنی بستی کے چار پانچ لڑکے مدرسہ میں داخل ہوئے، میری والدہ محترمہ نے جو بستر دیا وہ گندی گوڈری اور سندھی زبان میں رلی اور ایک تکیہ اور رضائی پر مشتمل تھا۔ جب کہ دوسرے احباب مالی اعتبار سے ہم سے اچھی پوزیشن میں تھے، وہ صاف ستھرے، نرم و گرم بستر لے کر آتے۔ اللہ پاک نے میرے والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کرام کی محنتوں اور دعاؤں کی برکت سے مولوی بنا دیا۔ حضرت الاستاذ نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو خوش ہوتے اور فرماتے تو آتا ہے، رانا عبدالعزیز اور رانا احمد سعید نہیں آتے۔ راقم عرض کرتا کہ استاذ جی! مجھے جو کچھ نصیب ہوا، آپ کے گھر اور در سے نصیب ہوا، اس لئے میرا آپ کی خدمت میں حاضر ہونا میرے فرائض میں سے ہے۔

تذکرہ لکھ رہا تھا محترم مولانا خادم اللہ مدظلہ کا کہ ان کی مساعی جمیلہ بھی میرے پڑھنے میں ممدو معاون ثابت ہوئیں۔ اللہ پاک نے سات، آٹھ بیٹوں سے سرفراز فرمایا، بڑے بیٹے مولانا ثناءاللہ سعد جو مصنف کتب کثیرہ ہیں۔ حافظ عطاءاللہ عابد، حافظ سیف اللہ، مولانا ولی اللہ، ضیاء اللہ، قاری عبیدالرحمٰن غرضیکہ انہوں نے اپنی اولاد کو دین پڑھایا۔ ضیاء اللہ، ارشاد اللہ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ گزشتہ سال خاصے بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنے بیٹوں، بھائیوں اور بہنوئی کو بلا کر وصیتیں تک لکھوادیں۔ جب کہ راقم کو یاد نہ کیا۔ مجھے گھر سے معلوم ہوا کہ برادر محترم خاصے علیل ہیں، آپ کو پیغام بھجوایا؟ راقم نے نفی میں جواب دیا۔

راقم کا خیبر پختونخوا کے مدارس کا چناب نگر کورس کے سلسلہ کا طویل دورہ تھا، دورہ کے اختتام پر خانقاہ سراجیہ حضرات مشائخ کی قبور مبارکہ پر حاضری اور جامعہ سراجیہ میں بیان کے بعد جامعہ قادریہ بھکر میں ظہر سے پہلے بیان ہوا اور جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید میں عصر کی نماز کے بعد بیان کیا۔ شجاع آباد کے لئے سفر کیا، اپنے گھر جانے کے بجائے سیدھا برادر محترم کی خدمت میں حاضری دی، خیر خیرت معلوم کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ کو اس لئے اطلاع نہیں کی کہ آپ تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن پر ہیں اور پھر فرمایا کہ میرا عقیدہ وہی ہے جو استاذ محترم مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ نے ”دعوۃ الانصاف فی حیات جامع الاوصاف“ میں تحریر فرمایا ہے۔ استاذ جی کسی دور میں اشاعت التوحید والے حضرات سے متعلق تھے، احمد سعید ملتانی کی دینی بے اعتدالیوں، حضرات صحابہ کرام، مشائخ عظام اور اہل السنت کے قدیم علمائے کرام کے بارے میں غلیظ جملوں کی وجہ سے احتجاجاً استعفا دے دیا اور جماعۃ اقامۃ التوحید کے نام سے جماعت بنائی اور عقیدہ حیات الانبیاء اور سماع صلوۃ والسلام عندالقبر المبارک پر پڑھے جانے والے درود و سلام کے سماع کو احادیث نبویہ، اقوال صحابہ کرام اور اجماع امت سے ثابت کیا۔ چونکہ برادر مکرم ایک عرصہ تک اسی طبقہ سے وابستہ رہے۔ بیماری کے دوران احساس ہوا کہ اشاعتیوں کا عقیدہ اجماع امت کے خلاف ہے، تو فوراً برأت کا اعلان کیا۔

ایک اور ملاقات میں کہا کہ عام موتی کے سماع کا عقیدہ میرا عدم سماع کا ہے۔ راقم نے کہا کہ عام موتی کے سماع کے متعلق تو صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے اختلاف چلا آرہا ہے، تو اختلافی مسئلہ میں کوئی سی رائے رکھی جاسکتی ہے۔ علیل رہتے ہیں، دعا فرمائیں کہ اللہ پاک انہیں صحت و عافیت سے سرفراز فرمائیں اور ہر قسم کی معذوری و مجبوری سے محفوظ فرمائیں۔ آمین یاالٰہ العالمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کی

خیبر پختونخوا میں تبلیغی مصروفیات

سرائے نورنگ (مولانا حمید اللہ خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ 25؍فروری کو صبح 9 بجے پشاور تشریف لائے۔ پشاور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے محب محترم بھائی شیر محمد لالی کے ہاں آرام فرمانے کے بعد سرائے نورنگ کا رخ کیا، عصر کے بعد نورنگ پہنچ گئے، ضلعی نائب امیر حضرت مولانا عبدالرحیم مدظلہ کے ہاں جانا ہوا جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی اور دیگر ساتھی بھی تشریف لائے، نماز مغرب جامعہ مسجد عباس شیر کلہ مضافات سرائے نورنگ میں ادا کی، بعد ازاں اسی مسجد میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے عقیدہ ختم نبوت، حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ الرضوان پر بیان فرمایا۔ جبکہ صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے پیر کلے (مضافات سرائے نورنگ) میں ختم نبوت کے موضوع پر بیان کیا۔ رات ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ حقانی مدظلہ کی جامع مسجد مجیدی میں آرام کیا۔ صبح ناشتے کے بعد حضرت مولانا نے مولانا محمد ابراہیم ادہمی کے ہاں اصلاح النساء پروگرام میں مختصر بیان فرمایا، جس کے بعد منجی والہ میں مولانا حسین احمد کے مدرسے میں علماء کرام کے عربی کورس میں مختصر بیان اور دعائیہ کلمات فرمائے۔

اس کے بعد تقریباً 11 بجے بروز اتوار عظیم الشان تحفظ ختم نبوت وفضلائے کانفرنس بمقام منگل میلہ تھل وزیر ڈومیل میں بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی، جہاں مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے اپنے مخصوص جوشیلے انداز میں خطاب فرمایا اور لوگوں کو ختم نبوت کا کام کرنے کی دعوت دی، جس پر عوام الناس نے بیک آواز لبیک کہا۔ مولانا عابد کمال نے بھی مجمع سے ''عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ یہاں سے فارغ ہوکر عصر میں غزنی خیل پہنچے، جہاں مولانا محمد یوسف نے پُرتکلف چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ بعدازاں گاؤں ککہ خیل میں مہتمم مولانا علی نواز صاحب کے مدرسہ جامعہ فریدیہ میں سالانہ جلسہ میں حفاظ کرام سے خطاب کیا، اگلے دن بروز سوموار مختلف دوستوں اور بزرگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ دوپہر کا کھانا جامعہ دارالسلام میں تناول کیا۔ اس کے بعد سالانہ ختم نبوت کانفرنس بمقام عبدالخیل میں مولانا عابد کمال نے بیان کیا، جس میں انہوں نے کہا کہ اسلام عمل اور صحیح عقیدے کا مجموعہ ہے۔ بعد نماز عصر حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرما کر پروگرام کو رونق بخشی، سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بھرپور بائیکاٹ کریں، ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کہ مسلمان کسی مقام پر قادیانیوں کی سپورٹ نہ کریں، جنہوں نے قادیانیوں کو ذرہ برابر سپورٹ کیا دنیا و آخرت کی ذلت ان کا مقدر بن جاتی ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر مغرب کی نماز باجماعت پڑھ کر پشاور کی طرف عازم سفر ہوئے۔

6 روزہ تحفظ ختم نبوت کورس، مانگا منڈی

لاہور، مانگا منڈی (مولانا محمد ابوبکر صدیق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ مانگا منڈی کے زیر اہتمام 25؍فروری بروز ہفتہ صبح 9 بجے سے 6 روزہ تحفظ ختم نبوت کورس، مدرسہ فاطمۃ الزہراؑ للبنات مانگا منڈی رائیونڈ روڈ تالاب سرائے، لاہور میں کورس کا آغاز کیا گیا۔ کورس کے اسباق بالترتیب مولانا احسان اللہ، مولانا اقبال، مولانا محمد ارشد، مولانا عبدالواجد، مولانا محمد ابوبکر صدیق اور مولانا عابد ارشاد نے پڑھائے۔ آخری روز طالبات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف، مقاصد، قیادت باسعادت، ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امت کو کیا دیا'' کے عنوان پر مفصل گفتگو ہوئی، بحمد اللہ تعالیٰ! طالبات نے تمام اسباق قلم بند بھی کیے۔ طالبات نے عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ کے لیے قادیانیت اور قادیانی پروڈکٹ سے مکمل بائیکاٹ رہے گا۔ کورس کے اختتام پر باقاعدہ سند امتیاز اور ایک عدد ماہ فروری کا رسالہ لولاک دیا گیا۔

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 ...... مبلغین 30 ...... تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 ...... شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 25 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر ...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

1127-01010015785 مسلم کمرشل بینک ملتان

0038-01034640 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

پیر طریقت رہبر شریعت حافظ حضرۃ مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	لاہور 0300-4304277 0300-4918840	سرگودھا 0301-6361561	چناب نگر 0301-7972785 0301-6395200	جھنگ 0303-2453878	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یار خان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337